راستہ



رقیہ علی

ناولٹ

رقیہ علی

راستہ

مولوی صاحب زین ضیاء والد محمد ضیاء نوابزادہ آپ کا نکاح نور افتخار والد محمد افتخار سے مبلغ پانچ لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ زین ضیاء قبول ہے مولوی صاحب تین مرتبہ الفاظ دہراتا ہے زین ضیاء تین مرتبہ قبول ہے مولوی صاحب اور باقی لوگ سب مل کر دعا کرتے ہیں۔ دعا کے بعد زین ضیاء میاں جی سے ملتا ہے میاں جی اس کو گلے ملنے کے بعد پیار کرتے ہیں پھر سب مہمان باری باری ملتے ہیں اور مبارکباد دیتے ہیں زین خیر مبارک۔ مولوی صاحب میاں جی کے ساتھ کمرے میں جاتے ہیں۔ افتخار لڑکیوں ایک طرف ہو جاؤ مولوی صاحب کو جگہ دو۔ سب لڑکیاں ایک طرف ہو جاتی ہیں۔ مولوی صاحب کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ افتخار اور میاں جی کھڑے رہتے ہیں۔

مولوی صاحب نور افتخار والد محمد افتخار آپ کا نکاح زین ضیاء والد محمد ضیاء نوابزادہ سے مبلغ پانچ لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ نور قبول ہے۔ مولوی صاحب یہ الفاظ تین مرتبہ دوہراتے ہیں۔ نور افتخار تین مرتبہ قبول ہے۔ میاں جی افتخار سب ہو گیا تمہیں مبارک ہو۔ افتخار آپ کو بھی مبارک ہو۔ میاں جی مولوی صاحب کو لے کر باہر چلے جاتے ہیں۔ افتخار بیٹی کے سر پر پیار دیتا ہے۔ نور باپ کا ہاتھ سر پر رکھا دیکھ کر بڑی

حیرت سے باپ کی طرف دیکھتی ہے اور کچھ دیر کے لیے ساکن ہو جاتی ہے۔ اُسے لگتا ہے جیسے دنیا رُک گئی ہے۔ جیسے کوئی بہت بڑا معجزہ ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں باپ کا یہ روپ پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ افتخار کیا ہوا؟ نور کچھ نہیں ابو۔ لیکن آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ افتخار اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے خدا کرے تم ہمیشہ خوش رہو، پھر باہر چلا جاتا ہے۔

بارات اس چھوٹے سے گھر سے نکلتی ہے نور کو افتخار اور خالہ زبیدہ گاڑی میں بٹھاتے ہیں۔ خالہ زبیدہ نور کے سر پر پیار دیتے ہوئے سدا خوش رہو۔ سب مہمان گاڑیوں میں بیٹھتے ہیں اور بارات جو چند لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے روانہ ہو جاتی ہے۔

دو گاڑیاں ایک بہت بڑے محل میں جا کر رُکتی ہیں۔ زین ضیاء اور میاں جی گاڑی سے اترتے ہیں ڈرائیور گاڑی کا پیچھے والا دروازہ کھولتا ہے۔ صائمہ نیچے اترتی ہے اور پھر دلہن کو گاڑی سے نکالتی ہے۔ دلہن کو لے کر اندر جاتی ہے۔ سب بڑے ہال میں پہنچتے ہیں زین میاں جی دلہن کے لیے جو کمرہ سیٹ کیا تھا۔ ان کو اس میں لے جائیں۔ میاں جی صائمہ کے ساتھ نور کو کمرے میں لے جاتے ہیں۔ صائمہ نور کو بستر پر بٹھاتی ہے۔ صائمہ تم بہت پیاری ہو۔ نور شکریہ۔ صائمہ میرا نام صائمہ ہے میں زین کی کلاس فیلو اور فیملی فرینڈ ہوں۔ صائمہ مجھے تم سے مل کر اچھا لگا۔ نور مجھے بھی آپ سے مل کر بہت اچھا لگا ہے۔ صائمہ کمرے سے باہر جا رہی ہوتی ہے۔ میاں جی بیٹی یہ کھانا میز پر رکھا ہے اور الماری میں کپڑے ہیں بدل لینا۔ پھر جاتے جاتے اور بیٹی سوتے ہوئے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔ صائمہ کمرے کے باہر یہ سب سن لیتی ہے۔

صائمہ نیچے جا کر زین سے اب مجھے اور عمران کو بھی اجازت دو۔ زین ضیاء بیٹھو تھوڑی دیر تو رکو۔ صائمہ بیزاری سے نہیں۔ عمران زین سے خدا حافظ اور ہاتھ ملا کر باہر چلا جاتا ہے صائمہ طنزیہ انداز سے زین ضیاء نوابزادہ اب دیکھتے ہیں۔ نور افتخار کا کیا ہوتا ہے؟ مقدس جاوید تو قبر تک جا پہنچی۔ تمہیں پتہ ہے؟ نور افتخار اسی کمرے میں دلہن بنی ہے جس میں مقدس جاوید نے خودکشی کی تھی۔ صائمہ کی آنکھیں بھر آتی ہیں لیکن خود پر قابو پاتے ہوئے۔ ذرا خیال رکھنا۔ دوسری خودکشی نہ ہو؟ زین حیرت سے صائمہ کو دیکھتا ہے۔ صائمہ چلو۔ اب میں چلتی ہوں۔

میاں جی زین بیٹا کھانا لگاؤ۔ زین نہیں میاں جی۔ آج بھوک نہیں۔ میں آج جلدی جا کر سوؤں گا۔ میاں جی خوش رہو۔ بیٹا تم نے میرا مان رکھ لیا۔ میرے کہنے پر میری پسند کی لڑکی سے شادی کر لی بغیر دیکھے اور سوال کیے۔ زین میاں جی میرا آپ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ آپ ہی میرے سب سے زیادہ خیر خواہ ہیں۔ میاں جی شکریہ بیٹا۔ تم مجھے اتنی عزت دیتے ہو۔ زین میاں جی میں کمرے میں جا رہا ہوں میاں جی جاؤں۔

☆......☆......☆

عمران اور صائلہ گھر میں داخل ہوتے ہیں عمران اچھی لڑکی میاں جی نے پسند کی ہے۔ صائلہ اچھی لڑکی تو ہے سرسری سا جواب دیتی ہے۔ عمران میں Fresh (تازہ دم) ہو کر آتا ہوں۔ عمران غسل خانے میں کپڑے تبدیل کرنے چلا جاتا ہے۔ صائلہ باورچی خانے میں جاتی ہے چھری لیتی ہے اور اپنے بازو پر مارتی ہے اور رگ (Vein) کاٹ لیتی ہے۔ عمران باہر آتا ہے۔ صائلہ کہاں ہو؟ جب جواب نہیں آتا تو پریشان ہو جاتا ہے۔ آوازیں دیتے ہوئے صائلہ...... جلدی جلدی باورچی خانے میں جاتا ہے۔ صائلہ کے بازو سے خون بہہ رہا ہوتا ہے۔ عمران پریشانی سے تم نے یہ کیا کیا؟ جلدی سے بازو پکڑتا ہے۔

عمران ڈرائیور کو آواز دیتا ہے شفیق گاڑی نکالو۔ صائلہ مجھے پہلے ہی شک ہو رہا تھا۔ تم آج ضرور کچھ نہ کچھ کرو گی۔ صائلہ بے حس و حرکت عمران کو دیکھتی ہے اور پھر بے ہوش ہو جاتی ہے۔ عمران اس کو جلدی جلدی گاڑی میں لے کر اسپتال جاتا ہے۔

زین کمرے میں بیٹھا شراب پیتا ہے اس کو بار بار صائلہ کی باتیں یاد آتی ہیں پھر اور پیتا ہے۔

ڈاکٹر عمران سے خون بند ہو گیا ہے انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ عمران بس Depression کی وجہ سے ورنہ آج ایسا گھر میں کچھ خاص نہیں ہوا۔ ڈاکٹر آپ ان کو لے جا سکتے ہیں لیکن ان کا خاص خیال رکھیئے گا دوبارہ بھی کوشش کر سکتی ہیں۔ عمران جی ڈاکٹر صاحب۔ شکریہ۔

عمران صائلہ کو گھر لے جاتا ہے۔ بستر پر لیٹاتا ہے پھر اس کے قریب بیٹھ جاتا ہے۔ عمران صائلہ مجھ سے بات کرو۔ صائلہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں کیا بات کروں۔ پھر بولتی ہے (پاگلوں کی طرح) تم

میاں جی زین بیٹا کھانا لگاؤ۔زین نہیں میاں جی۔آج بھوک نہیں۔میں آج جلدی جا کر سوؤں گا۔میاں جی خوش رہو۔بیٹا تم نے میرا مان رکھ لیا۔میرے کہنے پر میری پسند کی لڑکی سے شادی کر لی بغیر دیکھے اور سوال کیے۔زین میاں جی میرا آپ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔آپ ہی میرے سب سے زیادہ خیر خواہ ہیں۔میاں جی شکریہ بیٹا۔تم مجھے اتنی عزت دیتے ہو۔زین میاں جی میں کمرے میں جا رہا ہوں میاں جی جاؤں۔

☆......☆......☆

عمران اور صائمہ گھر میں داخل ہوتے ہیں عمران اچھی لڑکی میاں جی نے پسند کی ہے۔صائمہ اچھی لڑکی تو ہے سرسری سا جواب دیتی ہے۔عمران میں Fresh (تازہ دم) ہو کر آتا ہوں۔عمران غسل خانے میں کپڑے تبدیل کرنے چلا جاتا ہے۔صائمہ باورچی خانے میں جاتی ہے چھری لیتی ہے اور اپنے بازو پر مارتی ہے اور رگ (Vein) کاٹ لیتی ہے۔عمران باہر آتا ہے۔صائمہ کہاں ہو؟ جب جواب نہیں آتا تو پریشان ہو جاتا ہے۔آوازیں دیتے ہوئے صائمہ......جلدی جلدی باورچی خانے میں جاتا ہے۔صائمہ کے بازو سے خون بہہ رہا ہوتا ہے۔عمران پریشانی سے تم نے یہ کیا کیا؟ جلدی سے بازو پکڑتا ہے۔

عمران ڈرائیور کو آواز دیتا ہے شفیق گاڑی نکالو۔صائمہ مجھے پہلے ہی شک ہو رہا تھا۔تم آج ضرور کچھ نہ کچھ کرو گی۔صائمہ بے حس و حرکت عمران کو دیکھتی ہے اور پھر بے ہوش ہو جاتی ہے۔عمران اس کو جلدی جلدی گاڑی میں لے کر اسپتال جاتا ہے۔

زین کمرے میں بیٹھا شراب پیتا ہے اس کو بار بار صائمہ کی باتیں یاد آتی ہیں پھر اور پیتا ہے۔

ڈاکٹر عمران سے خون بند ہو گیا ہے انہوں نے ایسا کیوں کیا۔عمران بس Depression کی وجہ سے ورنہ آج ایسا گھر میں کچھ خاص نہیں ہوا۔ڈاکٹر آپ ان کو لے جا سکتے ہیں لیکن ان کا خاص خیال رکھیئے گا دوبارہ بھی کوشش کر سکتی ہیں۔عمران جی ڈاکٹر صاحب۔شکریہ۔

عمران صائمہ کو گھر لے جاتا ہے۔بستر پر لیٹاتا ہے پھر اس کے قریب بیٹھ جاتا ہے۔عمران صائمہ مجھ سے بات کرو۔صائمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں کیا بات کروں۔پھر بولتی ہے (پاگلوں کی طرح) تم

خدا کے سامنے زمین پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے سجدے میں میرے مالک مجھے معاف کر دے۔ میری بیٹی کو کوئی دکھ نہ دینا۔اس کی زندگی خوشیوں سے بھر دینا۔

میرے رب تو سننے والا ہے تو ہم گناہ گاروں کی بھی سنتا ہے میرے مالک سن اور، گڑ گڑا کر روتا ہے اچانک کانپنے لگتا ہے زبان پر یہی الفاظ ہوتے ہیں اے میرے مالک مجھے معاف کر دے۔

☆......☆......☆

نور اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کرتی ہے غسل خانے میں جا کر کپڑے بدلتی ہے وضو کرتی ہے کمرے میں جا کر جائے نماز بچھا کر نماز پڑھتی ہے۔

زین شراب پیتا ہے اور ساتھ ساتھ صائمہ کے الفاظ اور چہرہ اس کے سامنے آتا ہے۔ غصے سے گلاس اٹھا کر فرش پر دے مارتا ہے۔

نور نماز پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھاتی ہے اے میرے رب تیرا شکر ہے تو نے سر چھپانے کے لیے چھت دی ورنہ پتہ نہیں میرا کیا ہوتا؟ اے میرے رب میں تیری کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤں۔ میرے رب میرے دوست تو نے مجھے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں تیرا شکر ادا کر سکوں۔ میرے رب میرے دوست میں تیری حقیر سی بندی ہوں مجھے شکر ادا کرنا نہیں آتا تو نے مجھے یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ تیرا شکر ہے میرے رب میرے دوست اے میرے مالک شکر ہے تو میرا دوست ہے میں تجھ سے اپنے دل کی ہر بات کر لیتی ہوں پھر سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ زین صوفے پر پڑا پڑا سو جاتا ہے نور اپنے کمرے میں سجدے میں ہی سو جاتی ہے۔

عمران تھوڑی دیر کے بعد صائمہ کو اٹھ کر دیکھتا ہے وہ چپ چاپ پڑی رو رہی ہوتی ہے۔ افتخار سجدے میں خدا سے معافی مانگتے مانگتے دم توڑ دیتا ہے۔

☆......☆......☆

صبح میاں جی نور کے کمرے کے دروازے پر دستک دیتے ہیں نور کون ہے؟ میں آ رہی ہوں۔ میاں جی میں ہوں بیٹی دروازہ کھولو۔ نور دروازہ کھولتی ہے۔ میاں جی بیٹی چلو نیچے ناشتہ کر لو۔ اگر تم کہتی ہو تو میں کمرے میں لے

آتا ہوں۔

نور میاں جی دل بے چین ہے آپ فون کر کے ابو کا حال تو دریافت کریں۔ دراصل میاں جی میرے پاس فون نہیں ہے نہ میں نے کالج اور یونیورسٹی میں رکھا۔ دوست میری صرف امی تھی اور اگر کہیں ضروری کرنا ہوتا تو امی کے فون سے کر لیتی۔ جب سے امی فوت ہوئی ہے میں نے امی کا فون بند کر دیا تھا۔

میاں جی بیٹی تم فکر نہ کرو۔ میں ابھی فون کر کے پتہ کرتا ہوں۔

میاں جی زین کے دروازے پر دستک دیتے ہیں زین دروازہ کھولتا ہے میاں جی بیٹا نور کے والد کا انتقال ہو گیا ہے تمہیں نور کو لے کر وہاں جانا پڑے گا۔ زین جی ٹھیک ہے میاں جی۔

میاں جی میں یہ خبر جا کر نور کو بھی دیتا ہوں زین انہیں کیا ہوا تھا۔ میاں جی کل رات ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گیا ہے۔ صبح نور نے مجھے کہا کہ اس کا دل بے چین ہے اس کے باپ کا حال دریافت کر کے بتانا۔ پہلے میں نے فون کیا لیکن جب جواب نہ ملا تو ان کے گھر گیا تو پتہ چلا وہ وفات پا گیا ہے۔ نور، زین اور میاں جی نور کے گھر جاتے ہیں جب گاڑی ان کے گھر کے پاس پہنچتی ہے تو نور جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر بھاگ کر اندر جاتی ہے میاں جی جلدی سے اس کے پیچھے جاتے ہیں لیکن زین آرام سے نکل کر جاتا ہے۔

☆......☆......☆

نور باپ کا چہرہ دیکھ کر بہت روتی ہے میاں جی اس کو سر پر پیار دیتے ہیں لیکن زین اس کے پیچھے فاصلے پر کھڑا دیکھتا رہتا ہے زین کے چہرے پر غم ضرور نظر آتا ہے لیکن وہ آگے بڑھ کر نور کو تسلی نہیں دیتا۔ زین میاں جی کفن دفن کا انتظام کر لیں۔ میاں جی بیٹا میں نے سب انتظام کروا لیے ہیں۔ اس دن میاں جی محسوس کرتے ہیں زین کو نور کو تسلی دینی چاہیے لیکن اس نے نور سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

کفن دفن کرنے کے بعد گاڑی میں بھی میاں جی اور نور پیچھے بیٹھتے ہیں اور زین آگے ڈرائیور کے ساتھ سارا دن اور سارے راستے میں بھی رو رو کر برا حال ہوتا ہے اوپر سے زین کا سرد رویہ۔ میاں جی سوچتے ہیں مجھے زین کو نور کے قریب آج کے دن تو ضرور کرنا ہے کیونکہ آج اس کو زین کی ضرورت ہے گاڑی جب زین محل پہنچتی ہے تو میاں جی گاڑی سے نکل کر زین تم نور کو پکڑ کر اس کے کمرے میں لے جاؤ دیکھو! دھیان سے لے کر جانا۔ میں

آتا ہوں۔زین جی میاں جی۔

زین نور کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر سہارا دے کر اس کے کمرے میں لے کر جا رہا ہوتا ہے نور چپ چاپ چلتی جاتی ہے کچھ محسوس کیے بغیر جیسے کوئی بے جان لاش چل رہی ہوتی ہے۔زین نور کو کمرے میں لے جا کر بستر پر بٹھا کر اس کو ایک بار غور سے دیکھ کر چلا جاتا ہے۔

نور سیدھی ہو کر بستر پر لیٹ جاتی ہے اور روتی روتی سو جاتی ہے۔

☆......☆......☆

میاں جی صبح کو نور کے دروازے پر دستک دیتے ہیں نور آنکھیں کھولتے ہوئے کون اندر آ جائیں۔میاں جی کمرے میں داخل ہوتے ہیں میاں جی کیسی ہو۔بیٹی۔نور میاں جی ٹھیک ہوں۔میاں جی جیب میں سے پیسے نکال کر دیتے ہوئے بیٹی یہ تمہارے باپ کی جیب سے پانچ لاکھ نکالا تھا یہ تمہاری امانت ہے لے لو۔نور نہیں میاں جی یہ جس کے پیسے ہیں ان کو دے دیں میرے نہیں ہیں۔میاں جی بیٹی تمہارا حق مہر ہے اس پر تمہارا حق ہے۔نور میاں جی اگر میں اس کا دعویٰ خود کرتی تو یہ میرا حق مہر ہوتا۔یہ تو آپ نے اپنی عقل مندی سے میرا حق مہر بنایا تھا۔کیونکہ ابو نے میری قیمت پانچ لاکھ لگائی تھی پھر میاں جی کو وہ باتیں یاد دلواتی ہے۔

نور زبیدہ خالہ کے گھر بیٹھی رو رہی ہوتی ہے زبیدہ خالہ نہ رو بیٹی۔خدا نے تمہارا نصیب بہت اچھا لکھا ہے۔

میاں جی آتے ہیں زبیدہ آؤ میرے بھائی کیسے آئے ہو۔میاں جی اپنی بہن کو دیکھنے آیا ہوں۔اور کیسے۔ نور بیٹی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کیوں رو رہی ہو۔نور میاں جی ابو مجھے کسی کو پانچ لاکھ میں بیچ رہے ہیں۔ میاں جی بیٹی تم پریشان نہ ہو میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔تم پڑھی لکھی ہو خوبصورت ہو۔میں تمہارا رشتہ اچھی جگہ کروا دوں گا۔نور ایک نشہ کرنے والے کی بیٹی سے کون شادی کرے گا امی بھی اب نہیں رہی۔میاں جی میں نے حلیمہ کو بیٹی کہا تھا اس لحاظ سے تم میری نواسی ہو میں کچھ ضرور کروں گا۔زبیدہ میں نے زین ضیاء کو شادی کے لیے منا لیا ہے۔اس سے نور کی شادی کروا دوں گا۔زبیدہ خوشی سے بہت اچھا نور لیکن جوا با نے پانچ لکھ میری قیمت رکھی ہے وہ کون دے گا۔میاں جی بیٹی زین ضیاء نوابزدہ ہے اس کے لیے یہ پانچ لاکھ کوئی معانی نہیں رکھتے۔میں اس کو پانچ لاکھ حق مہر دینے کو کہوں گا۔جو وہ فکس کر دے دے گا۔زبیدہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔نور پڑھی لکھی اور

خوبصورت ہے وہ آسانی سے مان جائے گا۔

نور میاں جی تو اب یہ پیسے ان کو واپس کر دیں۔ میرے مالک نے میری عزت رکھ لی ہے اور آپ کو میرا وسیلہ بنایا تھا۔ اگر میں خود اس کا مطالبہ کرتی تو رکھ لیتی کیونکہ پھر یہ میرا حق ہوتا۔ میاں جی ٹھیک ہے بیٹی تو گھر کا کیا کرنا ہے۔ نور میاں جی وہ گھر میری ماں کی نشانی ہے اس کو کرائے پر دے دیں اور اس کا کرایہ ہمارے گھر کے پیچھے جو آنٹی رفعت رہتی ہیں ان کو ہر ماہ دے دیجئے گا وہ غریب لوگ ہیں وہ اپنی بیٹیوں کو پڑھا رہی ہیں۔ ان پر خرچ کر لے گے۔ میاں جی ٹھیک ہے جاتے ہوئے سر پر پیار دیتے ہوئے بیٹی خدا کرے تم سدا خوش رہو۔

☆......☆......☆

میاں جی زین بیٹا یہ پیسے ہیں جو تم نے حق مہر دیا تھا۔ زین تو آپ مجھے کیوں دے رہے ہیں۔ میاں جی جس نے لیے تھے وہ مر گیا ہے۔ نور نے لینے سے انکار کر دیا ہے زین لیکن میاں جی مجھے نہیں چاہئے آپ کو پتہ ہے۔ میں نے دے دیئے ہیں۔ میاں جی بیٹا رکھ لو۔ وہ نہیں رکھے گی وہ کہتی ہے مجھے نہیں چاہئے زین جیسے میاں جی آپ کی مرضی۔ پیسے لے لیتا ہے۔ میاں جی آ جاؤ اکمل نے ناشتہ لگا دیا ہے۔ زین جی میاں جی میں آتا ہوں۔ میاں جی چلے جاتے ہیں۔

میاں جی دروازے پر دستک دیتے ہیں ایک عورت دروازہ کھولتی ہے۔ اسلام علیکم میاں جی۔ میاں جی سر پر پیار دیتے ہوئے جیتی رہو۔ یہ پیسے نور نے بھیجے ہیں اس نے اپنا گھر کرائے پر دے دیا ہے۔ اب ہر ماہ تمہیں دس ہزار گھر کا کرایہ مل جایا کرے گا۔ رفعت میاں جی بہت نیک بچی ہے اس کی ماں بھی بہت نیک عورت تھی لیکن بیچاری نے بہت دکھ اٹھائے تھے۔ میاں جی تم نے بیٹی ٹھیک کہا وہ کہہ رہی تھی تم اپنی بیٹیوں کو پڑھا رہی ہو یہ پیسے ان پر لگا دو۔ رفعت خوشی سے پیسے لیتے ہوئے۔ خدا کرے نور کو زندگی کی ساری خوشیاں ملیں میاں جی اچھا بیٹی میں چلتا ہوں۔

☆......☆......☆

ایک ماہ گزر جاتا ہے میاں جی نور بیٹی ہر وقت کمرے میں رہتی ہو۔ کمرے سے باہر نکلا کرو۔ اب یہ تمہارا گھر ہے۔ نور جی میاں جی۔ میاں جی تمہیں پودے اچھے نہیں لگتے؟ نور خوشی سے میاں جی مجھے درخت، پتے اور

پھول سب بہت اچھے لگتے ہیں آپ کو پتہ ہے میں نے گھر میں کچھ پودے لگائے ہوئے تھے جن کے ساتھ بیٹھ کر میں گھنٹوں باتیں کرتی تھی اور اپنے دل کی ساری باتیں کرتی تھی۔ دوسرا کتابیں پڑھنا اچھا لگتا ہے میاں جی تم نے تو مجھے بڑے کمال کی بات بتائی ہے جن کے دوست نہیں ہوتے ان کے دوست پودے ہوتے ہیں یہ دونوں چیزیں یہاں ہیں اتنا بڑا لان ہے اور بہت بڑی سٹڈی بھی ہے بلکہ یوں کہو لائبریری ہے جس میں بڑی اچھی اچھی کتابیں ہیں۔ نور خوشی سے ٹھیک ہے میاں جی۔ اب آپ نے اجازت دے دی ہے تو پھر میں لان میں جا کر درختوں پودوں سے بھی باتیں کروں گی اور کتابیں بھی پڑھوں گی۔ میاں جی بہت اچھا۔ نور میاں جی جن لوگوں کے دوست نہیں ہوتے تو وہ سمجھ جائیں کہ درخت اور کتابیں ان کی دوست ہیں۔ میری کوئی دوست نہیں اس لیے میں نے ان سے دوستی کی ہوئی ہے۔ میاں جی مجھے تو آج پتہ چلا ہے میری بیٹی کے دوست اتنے اچھے ہیں اس لیے خود بھی اچھی ہے۔ نور پیار سے میاں جی یہ آپ کی محبت ہے ورنہ میں اچھی کہاں۔

میاں جی چلو! میں تمہیں سٹڈی لے چلتا ہوں میاں جی اور نور چلتے چلتے سٹڈی پہنچ جاتے ہیں۔ میاں جی تو یہ ہے نور کی سٹڈی۔ نور خوشی سے اچھل کر واہ ہو! اتنی بڑی سٹڈی بس میاں جی اب میں آپ کو بہت خوش ملوں گی۔ صبح پہلے لان میں جاؤں گی پھر کتابیں پڑھوں گی۔ میاں جی میں ایک کتاب لے لوں۔ میاں جی یہ تمہاری ہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں نور خوشی سے کتابوں کی الماری کی طرف بڑھتی ہے۔ میاں جی دل میں سوچتے ہیں زین کو ایسی ہی معصوم اور اچھی لڑکی کی ضرورت تھی۔ اب میں ان دونوں کو قریب کر لوں گا۔ قدرت سے محبت کرنے والے لوگ بڑے احساس ہوتے ہیں۔ مجھے نور کی نفسیات کا پتہ چل گیا ہے نور کتابوں میں لگ جاتی ہے اور میاں جی وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

اگلی صبح نور لان میں جاتی ہے درختوں اور پودوں کو دیکھ کر خوشی سے میں کتنی خوش قسمت ہوں مجھے اتنا خوبصورت لان ملا ہے جس میں طرح طرح کے پودے اور پھول ہیں خود سے ہی پاگل یہ لان تھوڑی لگتا ہے یہ تو ایک باغ ہے جس کی میں ملکہ ہوں پھر پودوں کے قریب جا کر ایک ایک پودے کو پیار سے ہاتھ لگاتی ہے۔

میاں جی زین کے کمرے کا پردہ سائیڈ پر کرتے ہوئے زین بیٹا اٹھ کر دیکھو؟ کتنی خوبصورت صبح ہوئی ہے۔

زین میاں جی روز ہوتی ہے آج کیا خاص بات ہے۔ میاں جی خوبصورت پھول کھلے ہیں۔ زین جی میاں جی دیکھ لوں گا۔ آپ جا کر ناشتہ لگوادیں۔ میاں جی۔ جی بیٹا کہتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

نور پودوں کے پتوں پر ہاتھ پھیرتی ہے پھولوں پر رنگ برنگی تتلیاں اڑ رہی ہوتی ہیں نور ایک تتلی کو پکڑنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے تو زین کھڑکی میں آ کر کھڑا ہوتا ہے۔ نور کو تتلی کے پیچھے بھاگتے دیکھ کر وہاں پر ہی رک جاتا ہے تتلی کے پیچھے بھاگتے بھاگتے نور کا دوپٹہ ایک پھول کے پودے کے کانٹے سے اٹک کر گر جاتا ہے لیکن نور تتلی کے پیچھے بھاگتی رہتی ہے اس کے لمبے کالے بال اس کی کمر کے نیچے اچھل رہے ہوتے ہیں یوں لگتا ہے جیسے کوئی معصوم سی لڑکی تتلی کو پکڑ رہی ہے زین اس کو ہی کھڑکی میں کھڑا دیکھتا رہتا ہے آخر کار تتلی کو پکڑ کر نور خوشی سے چھلانگیں لگاتی ہے اور بہت خوش ہوتی ہے زین کو بھی نور بہت اچھی لگتی ہے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہتا پھر غسل خانے میں چلا جاتا ہے۔

نور کچھ دیر تتلی کو پیار کرنے کے بعد اڑا دیتی ہے پھر دوپٹہ پکڑ کر سر پر لیتی ہے اور پودوں سے باتیں کرتی ہے۔ زین ناشتے کی میز پر آ کر بیٹھتا ہے تو نور بھی لان سے آتی ہے میاں جی جو ناشتے کی میز کے پاس کھڑے ہوتے ہیں نور کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر کیا بات ہے بیٹی بڑی خوش ہو۔ نور خوشی سے بغیر یہ دیکھے کہ زین بیٹھا ناشتہ کر رہا ہے۔ میاں جی آج میں نے ایک بڑی خوبصورت تتلی پکڑی پھر اس کو تھوڑا سا پیار کر کے چھوڑ دیا۔ زین خود سے عجیب لڑکی ہے تتلی پکڑ کر خوش ہو رہی ہے جیسے کوئی قلعہ فتح کر لیا ہو۔ ایسے بھی بے وقوف نمونے دنیا میں پائے جاتے ہیں میاں جی تو پھر چھوڑا کیوں بیٹی۔ نور میاں جی منہ بناتے ہوئے میں اس کی آزادی نہیں چھیننا چاہتی تھی۔ میاں جی بہت اچھا کیا۔ بیٹی آؤ ناشتہ کرو۔ نور میاں جی ٹھیک ہے میز کی طرف جاتی ہے لیکن ایک دم زین کو دیکھ کر خود سی بڑی بے وقوف ہو، کبھی ارد گرد بھی دیکھ لیا کرو۔ ہر وقت اپنی ہی مارتی ہو۔ میز پر چپ چاپ بیٹھ کر ناشتہ کرتی ہے۔ زین کی طرف دیکھتی بھی نہیں۔ زین اس کو غور سے دیکھتا ہے لیکن کہتا بھی کچھ نہیں اور ناشتہ کر کے میاں جی میں جا رہا ہوں۔ کچن سے میاں جی کی آواز آتی ہے جی بیٹا جاؤ خیر سے جب زین چلا جاتا ہے نور تم جا رہے ہو تو جاؤ بتانے کی کیا ضرورت ہے۔

☆......☆......☆

رات کو جب زین گھر آیا تو میاں جی رات کا کھانا دیتے ہیں ۔زین کھانا کھاتا ہے ۔میاں جی پاس کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں ۔زین بیٹا تم نے میرا مان رکھ کر میرے کہنے پر شادی کرلی ۔اس کے لیے میں تمہارا بڑا شکر گزار ہوں حالانکہ میں تمہارا ملازم ہوں لیکن تم مجھے بڑی عزت دیتے ہو ۔زین میاں جی آپ ہماری فیملی کا حصہ ہیں امی، ابو اور دادی کے جانے کے بعد اس دنیا میں میرا آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے ۔میاں جی بیٹا یہ تمہارا بڑا پن ہے ۔زین کھانا ختم کرنے کے بعد میاں جی اکمل سے کہیے کہ برتن اٹھالے ۔میاں جی ۔جی بیٹا تم جاؤ۔

زین گزرتے گزرتے سٹڈی کے پاس سے گزرتا ہے تو دیکھتا ہے اس کی بتی جل رہی ہے تو رک کر کھڑکی سے دیکھتا ہے نور دروازہ بند کیے پڑھ رہی ہوتی ہے ۔نور نے دوپٹہ اتار کر ساتھ والی کرسی پر رکھا ہوتا ہے اور دوسری پر سر نیچے جھکائے بیٹھی کتاب پڑھ رہی ہوتی ہے ۔زین اس کو کچھ دیر کھڑا ہو کر دیکھتا رہتا ہے پھر کمرے میں چلا جاتا ہے ۔بستر پر لیٹنے سے پہلے شراب پیتا ہے لیکن اس دوران نور اس کے سامنے آتی ہے کتاب پڑھتی ہوئی پھر خود سے ہی میاں جی نے بتایا تھا ایم ۔ایس ۔سی سائیکالوجی ہے پھر سو جاتا ہے۔

اب یہ معمول بن گیا تھا زین صبح اٹھتا ہے تو نور کو پھولوں اور پودوں سے باتیں کرتا اور ان کے ساتھ کھیلتا پاتا ہے ۔زین ناشتے اس کے لیے آتا ہے تو وہ نور بھی ناشتہ کرنے آجاتی ہے لان میں بھی اور ناشتے کی میز پر بھی اس نے سر کو دوپٹے سے ڈھانپا ہوتا ہے ۔رات کو زین کھانا کھا کر کمرے میں جانے لگتا ہے تو پھر سٹڈی کی بتی جل رہی ہوتی ہے وہ اس کو رک کر دیکھتا ہے وہ دوپٹہ ایک کرسی پر رکھ کر اور دوسری پر خود بیٹھ کر پڑھ رہی ہوتی ہے دروازہ بند ہوتا ہے زین اس کو دیکھتا ہے لیکن اس کو کچھ خبر نہیں ہوتی وہ اپنی دنیا میں مست ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

نور بہت خوش رہنے لگتی ہے ۔میاں جی سے باتیں کرتی ہیں ۔میاں جی بیٹی بہت خوش ہو ۔نور جی میاں جی جب آپ نے جو سوچا ہو ۔آپ کا مالک دوست آپ کو دے دے تو خوش ہونا چاہیے اور شکر ادا کرنا چاہیے پھر کنجوسی نہیں برتنی چاہیے تاکہ دینے والے کو پتہ چلے کہ اس کا بندہ بھی اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ میاں جی ٹھیک کہا بیٹی ۔خدا کرے تم ہمیشہ ہی ایسے خوش رہو ۔لیکن بیٹی ایک بات تو بتاؤ ۔نور جی پوچھئے ۔میاں جی کیا تم لڑکی نہیں ہو ۔نور کیوں میاں جی ۔میاں جی بیٹی زین تم کو بلاتا نہیں ہے اس کے ساتھ نہیں رہتی ۔ہر لڑکی

کے خواب ہوتے ہیں اس کا شوہر اس سے محبت کرے۔ یہاں ایسا کچھ نہیں پھر بھی خوش ہو۔نور میاں جی میں نے عام لڑکیوں کی طرح کبھی خواب نہیں دیکھے۔ میں نے تو کبھی شوہر اور اس کی محبت کا نہیں سوچا۔ ویسے بھی اس دنیا میں کون کسی سے محبت کرتا ہے۔ اچھا ہی ہے ایسے خواب نہیں بنے۔ میاں جی تم واقعی ہی اس دنیا کی نہیں ہو۔نور میاں جی ایسی بات نہیں۔ انسان کی شخصیت اس کے حالات بناتے ہیں میں جن حالات سے گزری ہوں ویسے ہی میری شخصیت بن گئی ہے لیکن میں خوش ہوں کتابوں اور پودوں کے ساتھ محبت کر کے دیکھیے میں نے ان سے محبت کی اور خدا نے مجھے دے بھی دیئے۔ میاں جی بے شک خدا دیتا ہے۔نور میاں جی آپ کو تو پتا ہی ہے میری امی کالج میں پڑھاتی تھی اور اُن کا اِس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ ابو کی ایک دکان تھی وہ بھی انہوں نے نشے میں بیچ کر کھالی تھی۔نور بتانا شروع کرتی ہے۔ دروازے پر دستک ہوتی ہے حلیمہ دروازہ کھولتی ہے افتخار لڑکھڑاتا ہوا اندر آتا ہے۔ حلیمہ آج پھر تم نے نشہ کیا ہے۔ افتخار غصہ سے حلیمہ کے قریب آ کر ہاں کیا ہے؟ تم کیا کرو گی؟ حلیمہ کچھ کر تو نہیں سکتی تمہیں چھوڑ تو سکتی ہوں۔ افتخار یہاں کی عورت مرد کو نہیں چھوڑتی بلکہ مرد اس کو چھوڑ دیتا ہے حلیمہ لیکن میں ان عورتوں میں سے نہیں ہوں جو خود بھی ذلیل ہوتی ہیں اور اپنی اولاد کو بھی کرتی ہیں لیکن مرد کو نہیں چھوڑتی۔ افتخار حلیمہ کی طرف انگلی کرتے ہوئے دیکھوں گا۔ کب چھوڑوں گی۔ ابھی تو میں سونے جا رہا ہوں۔نور کمرے میں لیٹی ماں باپ کی لڑائی سن کر پریشان ہو جاتی ہے اور سہم کر سو جاتی ہے۔ افتخار کے کمرے میں جانے کے بعد حلیمہ کمرے میں چلی جاتی ہے دروازے کو کنڈی لگا کر نور کے پاس جا کر سو جاتی ہے۔



اگلی صبح حلیمہ اٹھتی ہے غسل خانے جا کر وضو کر کے نماز پڑھتی ہے حلیمہ اٹھو بیٹی منہ ہاتھ دھو میں ناشتہ بناتی ہوں پھر لیٹ ہو جائیں گے۔نور ماں کی ایک ہی آواز پر اٹھ کر غسل خانے چلی جاتی ہے۔ حلیمہ کچن میں جا کر ناشتہ بناتی ہے۔نور غسل خانے سے نکلنے کے بعد اپنا یونیفارم الماری سے لیتی ہے پھر غسل خانے میں جا کر تبدیل کرتی ہے۔ اسی دوران حلیمہ ناشتہ بنا کر لے آتی ہے۔ حلیمہ ناشتہ بستر پر رکھتے ہوئے نور ناشتہ کرو میں کپڑے بدل کر آتی ہوں۔نور ناشتہ کرنے لگ جاتی ہے، حلیمہ لقمے بنا کر نور کے منہ میں ڈالتی ہے نور امی بس میرا پیٹ بھر گیا ہے۔ حلیمہ سارا دن تم نے سکول میں کچھ نہیں کھانا، ناشتہ تو پیٹ بھر کر کرلو۔نور امی میں نے پیٹ بھر کر کھایا

ہے۔بس آپ کریں۔اٹھ کر بیگ میں کتابیں رکھنا شروع ہوجاتی ہے جو بستر کے ساتھ والی چھوٹی میز پر پڑی ہوتی ہیں۔حلیمہ بھی ناشتہ کر کے برتن کچن میں رکھتی ہے۔حلیمہ کمرے سے پرس لیتے ہوئے چلو! نور کہیں دیر نہ ہوجائے پھر دونوں ماں بیٹی گھر سے نکل جاتی ہیں افتخار نو دس بجے اٹھتا ہے۔غسل خانے میں منہ ہاتھ دھونے کے بعد کچن میں جاتا ہے۔سارے برتن دیکھتا ہے۔کھانے کو کچھ نہیں ہوتا ہے تو بولنے لگ جاتا ہے گھٹیا عورت شوہر رات سے بھوکا ہے۔اس کا خیال نہیں۔یہ نہیں ہوسکا کچھ پکا کر ہی چھوڑ جاؤں۔بس یہ پڑھی لکھی عورتیں اپنے شوہر کی عزت نہیں کرتی۔جہنمی عورت۔خود کماتی ہے تو خود کو بڑی چیز سمجھتی ہے۔ایسی دس مجھے آج بھی مل سکتی ہیں۔اس لیے ان پڑھی لکھی عورتیں کو کوئی لیتا نہیں ہے۔ہر وقت حقوق کا رونا روتی رہتی ہیں۔

حلیمہ کالج میں سٹاف روم میں بیٹھی اپنی دوست سے بشریٰ مجھے کوئی کرائے کا گھر مل سکتا ہے۔میں خود کو اور اپنی بیٹی کو مزید ذلت نہیں دے سکتی۔بشریٰ میرے شوہر کی جہاں فیکٹری ہے وہاں ساتھ ہی ایک چھوٹی سی کالونی ہے وہاں کرائے بھی تھوڑے ہیں اور گھر بھی آسانی سے مل جائے گا۔آج میں جا کر ان سے بات کروں گی۔دو تین دن میں مل جائے گا۔حلیمہ تھینک یو۔بشریٰ اس میں تھینک یو کی کوئی بات نہیں۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔

☆......☆......☆

حلیمہ اور نور تین بجے گھر پہنچتی ہیں جیسے ہی اندر داخل ہوتی ہیں افتخار گھٹیا عورت میرے لیے کھانا نہیں پکا کر رکھ سکتی تھی۔حلیمہ میں تمہاری ملازمہ نہیں ہوں۔افتخار تمہارے ماں باپ نے تمہاری یہی تربیت کی ہے کہ شوہر کے ساتھ زبان چلاؤ حلیمہ ایسے شوہر کے ساتھ ایسا ہی کرنا پڑتا ہے۔افتخار گھٹیا ماں باپ کی گھٹیا بیٹی۔حلیمہ غصے سے اس کے قریب ہوتی ہوئی اگر اب ایک لفظ بھی کہا تو تمہاری زبان کھینچ لوں گی۔تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔افتخار ایک دم اس کا غصہ دیکھ کر ذرا ڈر جاتا ہے۔پھر غصے سے گھر سے باہر چلا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

تین دن کے بعد کالج کے سٹاف روم میں بشریٰ حلیمہ تمہارے لیے گھر کرائے پر مل گیا ہے عمر کالونی میں ادھر غریب لوگ رہتے ہیں۔لیکن تمہارے بھائی بتا رہے تھے۔اچھے لوگ ہیں۔وہاں پر ایک خالہ زبیدہ ہے کہتے ہیں بہت اچھی ہیں سب کی مدد کرتی ہے۔حلیمہ ہنستے ہوئے کیا وہ اتنی مشہور ہے کہ گھر کرائے پر دیتے وقت لوگ

اس کے بارے میں بھی بتاتے ہیں بشریٰ لوگ جو دوسروں کے لیے کام کرتے ہیں وہ بھی بے لوث تو پھر لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔ حلیمہ تو کل ہم شفٹ کر سکتے ہیں ویسے بھی سنڈے ہے بشریٰ ٹھیک ہے میں اور تمہارا بھائی بھی وہاں آجائیں گے۔ تم بھی اپنی بیٹی کے ساتھ سامان لے کر آجانا۔ یہ لو ڈریس حلیمہ ڈریس لیتے ہوئے ہمارا سامان کیا ہوگا صرف دو چار جوڑے اور نور اور میری تھوڑی سی کتابیں۔ بشریٰ تم فکر نہ کرو۔ بس تم کل بارہ بجے آجانا۔ حلیمہ ٹھیک ہے۔

حلیمہ نور بیٹی اپنی ساری چیزیں یونیفارم اور کتابیں سمیٹ لو۔ ہمیں ابھی نکلنا ہے حلیمہ اپنی بھی کتابیں اور کپڑے رکھتی ہے۔ نور اپنی کتابیں اور یونیفارم۔ دونوں بیگوں میں چیزیں ڈال لیتی ہیں اسی دوران افتخار آجاتا ہے۔ افتخار کہاں جا رہی ہو۔ حلیمہ تمہیں چھوڑ کر افتخار بے پرواہی سے جاؤ خود ہی دو دن میں دھکے کھا کر آجاؤں گی۔ یہ ہمارا معاشرہ ہے۔ اس میں عورت کے ساتھ جو لوگ کرتے ہیں تمہیں پتہ چل جائے گا جب دو دن اکیلی رہوں گی۔

حلیمہ اس کو کوئی جواب نہیں دیتی۔ دونوں بیگ پکڑتی ہے اور دروازے کی طرف چل پڑتی ہے نور اس کے پیچھے چل پڑتی ہے۔

حلیمہ گھر سے نکل کر رکشہ لیتی ہے دونوں ماں بیٹی رکشے میں بیٹھتی ہیں۔ اسی دوران بشریٰ کا فون آجاتا ہے۔

حلیمہ ہیلو! بس بشریٰ ہم دس منٹ میں پہنچ جائیں گی۔ بشریٰ ہم بھی دس منٹ میں پہنچ جائیں گے۔

حلیمہ اور نور بھی دس منٹ میں مقررہ پتے پہ پہنچ جاتی ہیں۔ ابھی وہ رکشے سے سامان اتار رہی ہوتی ہیں کہ بشریٰ اور اس کا شوہر بھی پہنچ جاتے ہیں۔ یاسر گاڑی سے اتر کر ہٹو بہن میں بیگ اتارتا ہوں۔ حلیمہ ایک طرف ہو جاتی ہے اور وہ بیگ اتارتا ہے۔

یاسر دروازہ کھولتا ہے بشریٰ حلیمہ اور نور اندر جاتی ہیں۔ حلیمہ گھر دیکھتی دیکھتی کمرے میں جاتی ہے۔ تو حیرت سے یہ بیڈ کہاں سے آیا۔ بشریٰ یہ سب یاسر نے کیا ہے۔ انہوں نے یہ بیڈ اور میز اور کچن میں کچھ ضرورت کے برتن لا کر رکھے ہیں اور راشن میں کل ان کے ساتھ لا کر یہاں رکھی گئی تھی۔ حلیمہ پرس کھول کر پیسے نکال کر بشریٰ کو دیتی ہے۔ یاسر نہیں تم میری بہن ہو اور بھائی بہنوں کے لیے جو بھی کریں کم ہے۔ بشریٰ یاسر صحیح کہہ رہے ہیں۔

اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو کہہ دینا تکلف نہ کرنا۔ حلیمہ بہت شکریہ بشریٰ تمہارا اور یاسر بھائی کا۔ آپ نے پہلے ہی کیا کم کیا ہے؟

حلیمہ تم لوگ بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔

بشریٰ نہیں ہم کھانا لائے ہیں تم وہ لاؤ۔ ہم سب مل کر کھاتے ہیں۔ یاسر کھانا تو ہم نے گاڑی سے نکالا ہی نہیں۔ میں لاتا ہوں۔ وہ کھانا لینے چلا جاتا ہے۔ بشریٰ کوئی بھی پریشانی ہو تو بتا دینا۔ حلیمہ ضرور اسی دوران یاسر کھانا لے آتا ہے۔ حلیمہ کھانا لے کر کچن میں چلی جاتی ہے۔ پھر برتنوں میں ڈال کر لاتی ہے سب نیچے چادر بچھا کر کھانا کھاتے ہیں۔

☆......☆......☆

حلیمہ نور اٹھو صبح ہو گئی ہے تیار ہو جاؤ۔ میں تمہارے لیے ناشتہ بناتی ہوں نور جی امی۔ حلیمہ کچن میں چلی جاتی ہے نور اٹھ کر غسل خانے میں۔ حلیمہ ناشتہ بنا کر لاتی ہے۔ نور منہ ہاتھ دھو کر آتی ہے۔ حلیمہ ٹرے بیڈ پر رکھتے ہوئے جلدی آؤ۔ نور آ کر بیٹھتی ہے حلیمہ آج یکم ہے۔ میری Pay (تنخواہ) بینک میں آ گئی ہے۔ میں تمہیں واپسی پر سکول سے لے لوں گی تو پھر ہم صوفہ سیٹ اور کچھ برتن خرید کر لائیں گے۔ نور خوشی سے ٹھیک ہے۔ امی مجھے کچھ بیج بھی لینے ہیں میں اس چھوٹے سے لان میں پھول لگاؤں گی۔ حلیمہ ٹھیک ہے چلو اب چلیں۔ نور بیگ اٹھاتے ہوئے چلو میں تیار ہوں۔ امی دونوں ماں بیٹی چلی جاتی ہیں۔

حلیمہ نور سامان کے ساتھ دوپہر کو آتی ہیں حلیمہ دروازہ کھولتی ہے۔ ٹرک والے اتر کر صوفے میز اندر لے جاتے ہیں۔ حلیمہ رکشے والے سے کہتی ہے بھائی یہ برتن بھی اندر رکھ دو۔ وہ اتر کر رکشے سے برتن اٹھا کر اندر لے کر جاتا ہے۔ نور اپنا بستہ اٹھا کر اندر آتی ہے۔ ٹرک اور رکشے والا سامان رکھ کر چلے جاتے ہیں۔

نور برتن کھولتے ہوئے امی کتنے خوبصورت برتن ہیں۔ اور صوفہ سیٹ بھی۔ اب ہمارا گھر خوبصورت بن جائے گا۔ اب تو بڑا مزہ آئے گا حلیمہ نور کو پیار کرتے ہوئے۔ نور تم نے ٹھیک کہا۔ میری بیٹی کا گھر بہت خوبصورت ہو جائے گا۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ حلیمہ جا کر دروازہ کھولتی ہے۔ زبیدہ خالہ اندر آتے ہوئے میرا نام زبیدہ ہے۔ سب مجھے خالہ زبیدہ کہتے ہیں پچھلی گلی میں میرا گھر ہے حلیمہ جی خالہ آئیے بیٹھیے۔ میں نے

آپ کے بارے میں بہت سنا ہے۔زبیدہ کہانا سب لوگ پیار کرتے ہیں۔حلیمہ چائے پئیں گی۔زبیدہ نہیں بیٹی۔یہ بریانی لائی تھی۔سوچا اس بہانے تم سے آشنائی بھی ہو جائے گی۔حلیمہ شکریہ خالہ۔زبیدہ بیٹا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا تکلف اپنا گھر سمجھ کر چلی آنا۔اب میں چلتی ہوں۔نور کی طرف دیکھتے ہوئے یہ کون ہے؟ حلیمہ میری بیٹی ہے آپ بیٹھیں تو۔زبیدہ نور کو پیار کرتے ہوئے بہت پیاری ہے پھر آؤں گی۔

کالج کے سٹاف روم میں بشریٰ حلیمہ تمہارے بھائی کا کینیڈا کا بزنس ویزہ لگ گیا ہے ہم لوگ اس ہفتے جا رہے ہیں حلیمہ بہت بہت مبارک ہو۔سب جا رہے ہیں یا صرف یاسر بھائی۔بشریٰ پوری فیملی حلیمہ چلو خدا آپ سب کو خوش رکھے۔یاسر بھائی اور تم بہت اچھی ہو۔تم دونوں نے میری بہت مدد کی تھی۔بشریٰ ہم نے کچھ نہیں کیا۔میں تمہیں فون کرتی رہوں گی۔

حلیمہ سبزی لینے کے لیے دکان پر جاتی ہے تو گلی میں کھڑے کچھ اوباش آدمی اس کو گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ حلیمہ سبزی فروش سے بھائی کلو بھنڈی اور کلو ٹماٹر دے دو۔سبزی فروش جی باجی وہ سبزی تول کر دے دیتا ہے۔ حلیمہ کتنے پیسے۔سبزی فروش دو سو۔حلیمہ نکال کر دے دیتی ہے۔حلیمہ دھیان نہیں دیتی۔وہ آدمی اس کو دیکھتے رہتے ہیں جب وہ واپس جاتی ہے وہ آدمی میڈم ہمیں کہا ہوتا ہم لا دیتے۔حلیمہ ان کی بات سنی ان کر کے جلدی جلدی چلتی جاتی ہے وہ حلیمہ کا پیچھا کرتے کرتے اس کے گھر تک پہنچ جاتے ہیں۔حلیمہ اندر جا کر جلدی سے دروازہ بند کر لیتی ہے کچن میں سامان رکھ کر نور کو پڑھانا شروع کر دیتی ہے نور کیا بات ہے امی آپ پریشان کیوں ہیں؟ کیا ہوا ہے؟ حلیمہ کچھ نہیں۔آؤ ہم پڑھتے ہیں اور اپنے آپ پر قابو پا لیتی ہے خود سے سوچتی ہے اگر بیٹی کو بتاؤں گی تو ڈر جائے گی۔

☆......☆......☆

اتوار کو بریانی بناتی ہے اور زبیدہ خالہ کے گھر جاتی ہے زبیدہ خالہ دروازہ کھولتی ہے نور اور حلیمہ کو دیکھ کر آؤ بیٹی۔ان کو اندر لے کر جاتی ہے ان کو بٹھاتی ہے اور آواز لگاتی ہے آسیہ بیٹی شربت لاؤ۔ایک لڑکی شربت لاتی ہے۔حلیمہ یہ میں بریانی آپ کے لیے لاتی تھی۔زبیدہ شکریہ حلیمہ یہ آپ کی بیٹی ہے۔زبیدہ سب یہاں میرے بچے ہیں یہ میرے ہمسایوں کی لڑکی ہے بس میں اکیلی ہوں تو میرے پاس آجاتی ہے ہم یہاں پر دو بہن بھائی

ہیں ہمارے بچے آسٹریلیا رہتے ہیں۔ میری ایک بیٹی ہے اور بھائی کا بیٹا۔ میں نے اپنے بھائی کے بیٹے سے اس کی شادی کردی ہے وہ آسٹریلیا میں رہتے ہیں۔ میرا بھائی نوابزادہ فیملی کا منشی تھا اب بھی وہاں ہی ہوتا ہے وہ اس کو چھوڑتے ہی نہیں۔ گھر کے فرد کی طرح عزت کرتے ہیں کبھی کبھی مجھ سے ملنے آتا ہے زبیدہ میں اپنی باتوں میں تمہارے بارے میں تو پوچھنا بھول ہی گئی۔ حلیمہ میرے ماں باپ نہیں میری شادی ہوئی تھی۔ شوہر نشہ کرتا ہے میں اس کو چھوڑ آئی ہوں کالج میں پڑھاتی ہوں۔ میری بیٹی سے تو آپ مل چکی ہیں یہ نور۔ زبیدہ کوئی بات نہیں۔ میں تمہاری ماں کی طرح ہوں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔ کیا طلاق لے لی ہے۔ حلیمہ نہیں ویسے ہی چھوڑ آئی ہوں۔ زبیدہ کوئی بات نہیں۔ میرا فون نمبر لے لو۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو بتا دینا۔ اگر کوئی پریشانی ہو تب بھی۔ حلیمہ نمبر لے لیتی ہے۔ دونوں ماں بیٹیاں شربت پیتی ہیں حلیمہ خالہ چلتی ہیں پھر آئیں گی۔ زبیدہ ٹھیک ہے باہر دروازے تک چھوڑنے جاتی ہے۔



رات کو نور سوئی ہوتی ہے حلیمہ پڑھ رہی ہوتی ہے کھڑ کھڑاہٹ کی آواز آتی ہے وہ اٹھ کر کھڑکی سے دیکھتی ہے تو دو آدمی دیوار پر ہوتے ہیں حلیمہ پریشان ہو جاتی ہے وہ جلدی سے زبیدہ خالہ کو فون کرتی ہے۔ زبیدہ خالہ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر خدا خیر کرے اس وقت کون ہو سکتا ہے اور جلدی سے فون اٹھاتی ہے حلیمہ ایک ہی سانس میں خالہ دو آدمی دیوار پھلانگ رہے ہوتے ہیں میں حلیمہ ہوں جلدی کریں۔ زبیدہ میں آئی بیٹی۔

دونوں آدمی صحن میں آجاتے ہیں۔ دو آدمی ایک دوسرے سے چابی لگاؤ اور دروازہ کھولو۔ اس وقت وہ سوئی ہوگی۔ وہ چابی لگاتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھلتا۔ دوسرا پہلے سے اس نے اوپر کنڈی لگائی ہوئی ہے وہ دروازے کو مارتے ہیں حلیمہ دفع ہو جاؤ ورنہ میں تم لوگوں کا برا حال کردوں گی۔ ایک دوسرے سے چیونٹی ہاتھی کو دھمکی دیتی ہے۔ نور شور سے اٹھ جاتی ہے نور امی کیا ہوا؟ ایک آدمی دروازہ کھولو۔ ورنہ ہم توڑ دیں گے۔ اسی دوران خالہ زبیدہ پولیس کے ساتھ اور دو آدمیوں کے ساتھ آجاتی ہے۔ خالہ زبیدہ ان گھٹیا انسانوں کو جنہوں نے بہو بیٹیوں کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ انسپکٹر خالہ آپ فکر نہ کریں۔ باقی اب میں تھانے جا کر ان کو پوچھ لوں گا۔ انسپکٹر ان کو لے کر چلو۔ حلیمہ دروازہ کھولتی ہے خالہ اندر آتی ہے۔ حلیمہ خالہ آپ اتنی جلدی آگئی۔ بہت شکریہ۔ زبیدہ خالہ بس ایک

فون کال کی اور انسپکٹر اپنے بندوں کے ساتھ آ گیا۔ کہا تھا نا میرا بھائی نوابزادہ فیملی کا منشی ہے تو ان کی وجہ سے سب جانتے ہیں یہ انسپکٹر بھی جانتا اور عزت بھی کرتا ہے اور ہر جگہ ہمارے ساتھ مدد کرنے کے لیے پہنچ جاتا ہے۔ حلیمہ خالہ بہت بہت شکریہ۔ آپ تو اس وقت ہمارے لیے فرشتہ بن کر آئی ہیں۔ زبیدہ حلیمہ کو پیار کرتے ہوئے بے فکر ہو کر سو جاؤ۔ اب ادھر کوئی نہیں آئے گا۔ ایک مرتبہ میں سب کو چانن ہو جائے گا کہ تم اکیلی نہیں ہو سب تمہارے ساتھ ہیں ایسی گندی مچھلیاں ہوتی ہیں جو سارے معاشرے کو خراب کرتی ہیں۔ ان کو پکڑ کر باہر پھینک دینا چاہیے یہ محلے والے اچھے ہیں حلیمہ ایک بار پھر شکریہ خالہ۔ زبیدہ کوئی بات نہیں۔ اچھا اب میں چلتی ہوں چلی جاتی ہے حلیمہ دروازہ اندر سے بند کر لیتی ہے اور نور کو لے کر بستر پر لے کر سو جاتی ہے۔

☆......☆......☆

کچھ دن بعد زبیدہ خالہ آتی ہے حلیمہ سبزی بنا رہی ہوتی ہے زبیدہ بیٹی میں تم سے بات کرنے آئی ہوں، حلیمہ خالہ آپ حکم کریں۔ بیٹی تم اتنی پڑھی لکھی ہو کیوں نہ محلے کے بچوں کو پڑھا دیا کرو۔ بچے ٹیوشن پڑھنے ساتھ والی کالونی جاتے ہیں ایک تو والدین کو لانے لے جانے میں مشکل ہوتی ہے دوسرا کچھ لوگ تو ان کی فیس بھی نہیں دے سکتے۔ اس لیے ان کے لیے بچوں کی پڑھائی بھی مشکل ہے۔ حلیمہ خالہ ویسے ہی پڑھا دوں گی۔ زبیدہ نہیں بیٹی زیادہ فیس نہ لینا سب سے پانچ پانچ سو لے لینا۔ اس سے ایک تو تمہارے گھر کا خرچہ چلے گا دوسرا لوگوں کو برا نہیں لگے گا۔ حلیمہ جیسے آپ کی مرضی خالہ۔ زبیدہ تو کل سے میں دس بارہ بچوں کو لاؤں گی۔ حلیمہ ٹھیک ہے۔

اگلے دن زبیدہ خالہ دس بارہ بچوں کے ساتھ آ جاتی ہے۔ زبیدہ یہ تمہارے سب شاگرد ہیں حلیمہ ٹھیک ہے خالہ۔ حلیمہ ایک کمرے میں قالین بچھا ہوا تھا۔ حلیمہ بچوں اس پر بیٹھ جاؤ پھر ان کو پڑھانا شروع کر دیتی ہے۔

یوں دیکھتے ہی دیکھتے حلیمہ کے پاس تیس بچے ہو جاتے ہیں، بہت سوں کو وہ منع بھی کر دیتی ہے۔

حلیمہ نور کو رات کو پڑھاتے ہوئے۔ نور بچوں سے اتنی ٹیوشن ہو جاتی ہے کہ گھر چل جاتا ہے میں اپنی Pay بچا رہی ہوں۔ اس سے اور پنشن سے اپنی بیٹی کے لیے گھر خریدوں گی۔ نور خوشی سے امی اپنا گھر۔ حلیمہ جی بیٹا۔ نور خوشی سے ماں کے گلے لگتے ہوئے تو پھر تو امی بڑا مزہ آئے گا۔

☆......☆......☆

یوں پندرہ سال گزر جاتے ہیں۔

حلیمہ خالہ زبیدہ میں اپنی نور کے لیے گھر خریدنا چاہتی ہوں۔ زبیدہ بیٹی ہمارے ساتھ والا گھر جو مقدس وغیرہ کا تھا بک رہا تھا اس کی وفات کے بعد وہ بیچ کر جا رہے ہیں حلیمہ بہت اچھے بچی تھی۔ خالہ زبیدہ خدا اس کو معاف کرے اور جنت میں جگہ دے۔ وہ تیس لاکھ مانگ رہے ہیں۔ حلیمہ خالہ اتنے میرے پاس پیسے ہیں کچھ میری تنخواہوں کے جو آپ کی وجہ سے بچ گئے اور باقی پنشن کے جو اگلے ماہ مل جائے گی۔ وہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو میاں جی آ جاتے ہیں حلیمہ السلام علیکم میاں جی۔ میاں جی حلیمہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے کیسی ہے؟ میری بیٹی۔ حلیمہ ٹھیک ہوں۔ زبیدہ بھائی یہ نور کے لیے گھر خریدنا چاہتی ہے میں نے اس کو مقدس والے گھر کا بتایا ہے۔ میاں جی تو کل ہی بات کر لیتے ہیں۔ اگر کچھ پیسے کم ہو گئے تو ہم ڈال دیں گے۔ حلیمہ میاں جی پیسے ہیں لیکن پینشن اگلے ماہ ملے گی۔ تو ہم ایک ماہ کا وقت لے لیں گے تم فکر نہ کرو۔ زبیدہ چلو مبارک ہو گھر تمہارا ہو گیا۔

خالہ زبیدہ بیٹی تم فکر نہ کرو۔ زبیدہ چلو مبارک ہو گھر تمہارا ہو گیا۔ خالہ زبیدہ بیٹی تم فکر نہ کرو۔ میاں جی اور خالہ زبیدہ کی مدد سے حلیمہ گھر خرید لیتی ہے۔

☆......☆......☆

خالہ زبیدہ بیٹی سارا سامان لے آئی ہو۔ حلیمہ جی خالہ سارا سامان تو یہاں آ گیا ہے بس اس کو سیٹ کرنا ہے۔ میں اور نور دو تین دن میں کر لیں گی۔ زبیدہ تو ہمسایوں کی بچیوں کو بلا کر مل کر کرلو۔ ویسے بھی یہاں ساری لڑکیاں تمہاری شاگرد ہیں۔ خوشی سے سارا کام کر دیں گی۔ حلیمہ نہیں خالہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔ زبیدہ اندر کمروں میں جھانک کر دیکھتی ہے اچھا تو اس اس کی مرمت بھی کروائی ہے اچھا کیا ہے بار بار سامان باہر نہیں نکالا جاتا۔ نور کچن سے نکلتے ہوئے ادھر آئیں تو میں آپ کو دکھاؤں میں نے پودے بھی لگائے ہیں جب ان پر پھول لگیں گے تو آپ کو بھی دوں گی۔ زبیدہ نور کو پیار کرتے ہوئے دیکھو تو ذرا دیکھتے دیکھتے بڑی ہو گی ہے۔ نور خالہ اب تو یونیورسٹی بھی ختم ہو گئی ہے اور آپ کو صرف اب بڑی لگتی ہوں۔ بلکہ یوں کہیے بہت بڑی ہو گئی ہوں۔

زبیدہ ماشاءاللہ نور کو دیکھتے ہوئے میری بیٹی تو کوئی شہزادی ہے نور خالہ زبیدہ میں تو آپ کو ہمیشہ شہزادی ہی لگتی ہوں۔ خالہ زبیدہ گال پر پیار کرتے ہوئے ہو تو۔

نور خالہ زبیدہ دعا کریں مجھے نوکری مل جائے۔ حلیمہ خدا نہ کرے تم کو نوکری ملے۔ اللہ کرے تم صرف عیش کرو۔ نور کے قریب آ کر اس کی گال پر پیار کرتے ہوئے۔ انسان کو جو چیز ملتی ہے اس کا اس کی زندگی میں کردار ہوتا ہے۔ اچھا ہے تم کو نوکری نہیں ملی۔ اس کا مطلب ہے اس کا تمہاری زندگی میں کوئی کردار نہیں۔ خالہ زبیدہ ہاں بیٹی شگون ہوتے ہیں جو انسان کو بتاتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں آئندہ کیا ہونے والا ہے نور امی

Like Coming Events Caste Their Shadow Before

حلیمہ تم نے ٹھیک کہا۔ دیکھو! مجھے میرے رب نے نوکری دی تاکہ میں تمہاری پرورش اور گھر کو چلا سکوں۔ ہمارا رب ہم پر بوجھ ڈالنے سے پہلے اس کا حل بھی بھیج دیتا ہے۔ خالہ زبیدہ حلیمہ بیٹی ٹھیک کہہ رہی ہے۔ اللہ نہ کرے تمہیں نوکری کرنی پڑے۔ خدا کرے تمہارے نصیب بہت اچھے ہوں۔

نور اور حلیمہ بازار سے واپس آ رہی ہوتی ہیں کہ ایک فقیر سڑک کے کنارے پر بیٹھا ہوتا ہے۔

امی اس کو میں یہ پھل دے دوں۔ حلیمہ ضرور۔ نور اس کو بابا جی یہ پھل لے لو۔ جب وہ اوپر منہ کرتا ہے تو حلیمہ حیرت سے دیکھتی ہے فقیر حلیمہ کو تھوڑی دیر بعد۔ حلیمہ افتخار تم۔ افتخار منہ نیچے کر لیتا ہے۔ حلیمہ نور یہ تمہارا باپ ہے۔ نور بھی غور سے دیکھتی ہے لیکن پہچان نہیں پاتی۔ افتخار حلیمہ مجھے معاف کر دو۔ حلیمہ چلو میرے ساتھ تم نے یہ اپنی کیا حالت بنائی ہے۔ حلیمہ اس کو گھر لے کر آتی ہے۔ ابھی گھر میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں تو خالہ زبیدہ آ جاتی ہے بیٹی یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ حلیمہ خالہ یہ افتخار ہے۔ مجھے سڑک پر سے ملا ہے۔ میں اس کو ساتھ لے آئی ہوں۔

خالہ زبیدہ حیرت سے حلیمہ کو دیکھتی ہے۔ حلیمہ اس کو اندر لے کر جاتی ہے۔ حلیمہ جاؤ۔ باتھ روم میں منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا لاتی ہوں۔ نور سامان کچن میں رکھ کر باقی چیزیں اندر کمرے میں لے جاتی ہے۔ خالہ زبیدہ باہر صحن میں کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ افتخار منہ ہاتھ دھو کر آتا ہے تو اس کو کمرے میں کھانا دے کر باہر زبیدہ خالہ کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔ حلیمہ خالہ کیا سوچ رہی ہیں۔ زبیدہ دیکھ رہی ہوں میری بیٹی کا دل کتنا بڑا ہے۔ حلیمہ خالہ اتنے سالوں میں وہ مجھے کبھی نظر نہیں آیا۔ آج نظر آیا اور اس نے معافی مانگی۔ زبیدہ تو تم نے معاف کر دیا۔ حلیمہ یہ تو پتہ نہیں لیکن میں اس کو لے آئی ہوں۔ مجھے یوں لگا اتنے سالوں بعد ملا ہے پہلے کیوں نہیں ضرور اب اس کا

کردار یہاں ہے اور مجھے کہیں اور جانا ہے۔ خالہ زبیدہ بڑی سمجھدار عورت ہوتی ہے جلدی سے بولی اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو۔ حلیمہ خالہ ایک انگلش مصنف شیکسپیئر کہتا ہے یہ دنیا سٹیج ہے انسان یہاں آتے ہیں اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں۔ اس لیے اب کسی اور کا کردار ہے۔ حلیمہ خالہ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ انسان دوبارہ ڈنگ ضرور مارے گا۔ خالہ زبیدہ حلیمہ کو پیار کرتی ہے اور کہتی ہے میری بیٹی تو زمانے کے سارے روپ جانتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔

حلیمہ افتخار یہ میں تمہارے لیے کپڑے لائی ہوں یہ پہن لو۔ افتخار بستر سے اٹھتے ہوئے جی اچھا۔ نور امی میں نے یہ پھول توڑے ہیں میں خالہ زبیدہ کو دے کر آئی۔ حلیمہ اچھا جاؤ۔

نور خالہ...... کہاں ہیں زبیدہ ادھر ہوں کمرے میں۔ نور اندر ہی آ جاؤ۔

نور اندر آتے ہی خالہ آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے میں آئی ہوں خالہ زبیدہ اس کے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے جب تم آتی ہو تب ہی زلزلہ ساتھ آتا ہے ہر چیز کو ہلاتے ہوئے آتی ہو۔ نور چھوڑیئے خالہ میں آپ کے لیے اپنے باغ کے پھول لائی ہوں۔ خالہ شکریہ۔ بہت پیارے ہیں پھول لیتے ہوئے۔ نور خالہ ان کو میں نے محبت کا پانی دیا تھا اس لیے خوبصورت ہیں۔ زبیدہ جی میری شہزادی۔ امی کیسی ہے۔ نور خالہ کل سے بخار ہے مگر دوائی لینے نہیں جا رہی آپ ہی آ کر ان کے کان کھینچیں۔ خالہ زبیدہ اٹھتے ہوئے چلو ابھی چلتے ہیں کیسے دوائی نہیں لیتی۔

حلیمہ بستر پر لیٹی ہوتی ہے۔ خالہ زبیدہ پاس آ کر بیٹی۔ دوائی لینے کیوں نہیں جا رہی ہو۔ حلیمہ خالہ اس کی ضرورت نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ زبیدہ ہاتھ لگاتی ہے تو بہت تیز بخار ہوتا ہے۔ زبیدہ کیا خاک ٹھیک ہو بہت تیز بخار ہے۔ بس خالہ وعدہ کرو کہ نور کا خیال رکھو گی حلیمہ۔ افتخار ویسے بھی آپ سے اور میاں جی سے ڈرتا ہے اگر آپ لوگ نور کا خیال کریں گے تو وہ کبھی بھی اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر پائے گا۔ زبیدہ میں وعدہ کرتی ہوں میں نور کا خیال رکھوں گی۔

☆......☆......☆

خالہ زبیدہ نور بیٹی اٹھو کچھ کھا لو۔ آج دو دن ہو گئے تم نے کچھ نہیں کھایا۔ اس طرح تو حلیمہ کی روح دکھی ہو گی۔ نور خالہ میں امی کے بغیر کیسے رہوں گی۔ خالہ زبیدہ میں ہوں ناں۔ چلو دیکھو تمہارے پودے بھی پریشان

ہیں خالہ اس کو اٹھا کر باہر پودوں کے پاس لاتی ہے تو صحن میں افتخار کے پاس دو عجیب سے آدمی بیٹھے ہوتے ہیں۔افتخار خالہ کو دیکھ کر ان آدمیوں سے اچھا خدا حافظ۔وہ چلے جاتے ہیں۔خالہ نور کو پودوں کے پاس بٹھا دیتی ہے۔نور پودوں سے باتیں کرنے لگ جاتی ہے ہاتھ پھولوں کے پتوں پر پھیرتی ہے پھولوں کو منہ لگاتی ہے۔

خالہ زبیدہ افتخار سے آئندہ یہ لوگ گھر کے اندر نہ آئیں۔افتخار گھبراتے ہوئے جی خالہ۔خالہ زبیدہ کون لوگ ہیں یہ۔افتخار خالہ میرے دوست۔زبیدہ جو کوئی بھی ہیں لیکن گھر کے اندر نہ آئیں۔سمجھے!افتخار سر ہلا کر جی اور چلا جاتا ہے۔

خالہ کچن میں جاتی ہے اور کھانا لے کر آتی ہے نور کو کھانا کھلاتی ہے۔کھانا کھلاتے ہوئے۔نور میری شہزادی جب تک میں زندہ ہوں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔تم بہادر ماں کی بیٹی ہو بہادر بنو اور سنو!یہ تمہارا باپ کچھ بھی کرے فوراً مجھے بتانا ہے۔نور جی اچھا خالہ۔نور اپنی ماں کے مرنے کے بعد بھی باپ سے کوئی خاص بات نہ کرتی۔کھانے کو باپ کے کمرے میں رکھ دیتی وہ کھانا کھا لیتا۔

پھر پودوں کے پاس چلی جاتی کیسے ہو دوستو اچھا تو ٹھیک ہو۔ان کی نئی نکلی ہوئی کونپلوں کو ہاتھ لگا کر اچھا تو نئی کونپلیں نکل رہی ہیں اس کا مطلب ہے نئے پھول نکلیں گے پھر ان پر تتلیاں آئیں گی۔میں ان کو پکڑوں گی ان کے پیچھے بھاگوں گی تو کتنا مزہ آئے گا۔اس کا مطلب میرے مزے کے دن آنے والے ہیں۔اب پریشانی کے دن ختم ہو جائیں گے واہ ہو!خوشی سے اچھلتی ہے۔پتوں کو پیار پیار سے صاف کرتی ہے ان پر اپنا منہ لگاتی ہے۔

شام کو بچوں کو پڑھاتی ہے۔یوں خود کو مصروف کر لیتی ہے۔رات کو بستر پر لیٹی ہوئی۔امی اب آپ خوش ہوں گی کہ میں نے زندگی میں ایڈجسٹ ہونا سیکھ لیا ہے آپ نے دیکھا؟میں کتنی خوش ہوں۔اے میرے رب میرے دوست آپ بھی مجھ سے ناراض نہیں۔اب میں روتی نہیں ہوں۔لیکن آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں تو جلدی سے صاف کر لیتی ہے۔پھر آنکھیں بند کر کے دوست میں سو جاتی ہوں۔کہیں آنکھوں سے یہ بے وقوف آنسو نکل آئے تو آپ ناراض نہ ہو جائیں۔

☆......☆......☆

نور خالہ زبیدہ کے گھر سے اپنے گھر آ رہی ہوتی ہے تو افتخار اپنے دوست کے ساتھ باہر کھڑا ہوتا ہے نور اپنے باپ اور اس کے دوست کو کھڑا دیکھ کر جلدی سے اندر آ جاتی ہے۔ اس کا دوست یہ لڑکی کون ہے؟ نور اندر دروازے میں یہ الفاظ سن لیتی ہے تو رک جاتی ہے افتخار میری بیٹی ہے نور دروازہ بند کر کے کھڑی ہو جاتی ہے اور ان کی باتیں سنتی ہے۔ اس کا دوست یار اس کی شادی میں بہت اچھی جگہ کروا سکتا ہوں وہ شخص تمہیں پانچ لاکھ بھی دے گا۔ افتخار یار تو تم کل ہی مجھے اس سے ملواؤ۔ وہ شخص ٹھیک ہے پھر کل ملاقات ہوگی۔ نور یہ سب سن کر پریشان ہو جاتی ہے وہ سیدھا کمرے میں جا کر بیٹھ جاتی ہے اور سوچتی ہے اب کیا کروں؟ ابو کے دوست ابو جیسے ہی ہو گئے۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد خالہ زبیدہ کے گھر دوبارہ چلی جاتی ہے۔ نور رونا شروع ہو جاتی ہے۔ خالہ زبیدہ نہ رو بیٹی خدا نے تمہارا نصیب بہت اچھا لکھا ہے میں کچھ کرتی ہوں پھر میاں جی آ جاتے ہیں نور پھر میاں جی آپ جانتے ہی ہیں کیسے آپ نے مجھے میرے باپ کے چنگل سے نکال کر یہاں لائے پھر میاں جی وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

زین صبح اٹھ کر کھڑکی کا پردہ ہٹاتا ہے تو سامنے دیکھتا ہے نور پودوں کے ساتھ باتیں کر رہی ہوتی ہے کچھ دیر کھڑا اس کو دیکھتا رہتا ہے پھر غسل خانے جاتا ہے تیار ہوتا ہے۔ پھر نیچے ناشتہ کی میز پر آ جاتا ہے وہ ناشتہ کر رہا ہوتا ہے۔ میاں جی ساتھ کرسی پر بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو نور ہاتھ میں چڑیا کو لیئے دوڑی دوڑی آتی ہے میاں جی۔ میاں جی کیا بات ہے نور بیٹی۔ نور بغیر دیکھے کہ زین بیٹھا ناشتہ کر رہا ہے ایک ہی سانس میں میاں جی چڑیا کی ٹانگ زخمی ہے۔ خون بہہ رہا ہے کچھ کریں جلدی سے۔ میاں جی اکمل فسٹ ایڈ بکس لاؤ۔ اکمل بھاگ کر جاتا ہے۔ نور میاں جی بہت خون بہہ رہا ہے اس کو کچھ ہوگا تو نہیں زین حیرت سے اس کو دیکھتا جاتا ہے۔ میاں جی نور بیٹی سانس لو۔ اس کو کچھ نہیں ہوتا تم بیٹھو۔ میاں جی نور کو بازو سے پکڑ کر کرسی پر بٹھاتے ہیں اسی دوران اکمل فسٹ ایڈ بکس لے کر آتا ہے۔ میاں جی اس میں دوائی نکال کر لگاتے ہیں پھر پٹی باندھ دیتے ہیں۔ میاں جی اب یہ ٹھیک ہو جائے گی تم ناشتہ کرو۔ نور میاں جی دل نہیں چاہ رہا۔ میں اس کو لے کر اندر جاتی ہوں۔ میاں جی ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔

نور چڑیا کو لے کر اندر چلی جاتی ہے۔ زین دل میں بڑی ہی پاگل لڑکی ہے یہاں لوگ قتل کر کے اتنے دکھی نہیں ہوتے جتنی یہ چڑیا کا زخم دیکھ کر دکھی ہوئی ہے۔

نور رات کو چڑیا کے پاس بیٹھ کر باتیں کر رہی ہوتی ہے میاں جی کمرے میں داخل ہوتے ہیں کیسی ہے میری بیٹی کی چڑیا۔ نور میاں جی ٹھیک ہے میاں جی تم چڑیا کے لیے اتنی پریشان ہو۔ زین کے لیے کیوں پریشان نہیں ہوتی۔ نور میاں جی اس کے لیے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے وہ اپنی زندگی میں خوش ہے اس کو کیا پریشانی ہے۔ میاں جی وہ شراب پیتا ہے تم اس کو منع کرو۔ نور میاں جی اس کی اپنی مرضی ہے وہ آزاد ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ میں کون ہوتی ہوں منع کرنے والی۔ میاں جی ہوتی تم اس کی بیوی ہو۔ کیا تم کو اچھا لگے گا تمہارے سامنے ایک انسان ڈوب رہا ہے لیکن تم اس کو نہیں بچاؤ گی کیونکہ وہ اپنی مرضی سے ڈوب رہا ہے۔ نور نہیں میاں جی انسانیت کا تقاضا ہے کہ اس کو بچایا جائے چاہے وہ مرضی سے ڈوب رہا ہے۔ میاں جی تو پھر بچاتی کیوں نہیں ہو۔ تم کو زین کو بچانا ہو گا اس کو نارمل لائف کی طرف لے کر آنا ہو گا۔ آج تم نے رات کو اس کو شراب نہیں پینے دینی ہے۔ نور میاں جی میں نہ پینے دو حیرت سے۔ میاں جی ہاں تم۔ چڑیا کے لیے پریشان ہو تو اس کی تکلیف دور کرنے کے لیے کوشش کر سکتی ہو تو زین کے لیے کیوں نہیں۔

رات کو زین آتا ہے۔ رات کا کھانا کھاتا ہے کمرے میں جاتے ہوئے دیکھتا ہے کہ نور اسٹڈی میں نہیں ہوتی۔ تو اس کو یاد آتا ہے آج چڑیا زخمی ہوئی تھی یقیناً میڈم اس کی تیمارداری کر رہی ہو گی پھر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

زین کمرے میں جا کر شراب نکالتا ہے میاں جی نور کے کمرے میں جاتے ہیں نور جاؤ۔ نور جی میاں جی نور زین کے دروازے پر دستک دیے بغیر دروازہ کھول کر اندر چلی جاتی ہے۔ زین شراب گلاس میں ڈال رہا ہوتا ہے۔ نور بوتل پکڑ لیتی ہے۔ زین یہ کیا بدتمیزی ہے نور میں آپ کو شراب نہیں پینے دوں گی۔ زین تم کون ہوتی ہو مجھے روکنے والی؟ نور ہوتی میں آپ کی بیوی ہوں زین غصے سے تم میری بیوی نہیں ہو۔ میں نے یہ شادی میاں جی کے کہنے پر کی تھی۔ نور مجھے نہیں پتہ کس کے کہنے پر کی تھی ہاں تو آپ نے اپنے منہ سے کی تھی اور دستخط ہاتھوں سے کیے تھے کسی اور نے نہیں کیے تھے۔ زین تو کیا ہوا؟ نور تو یہ ہوا کہ مجھے آپ کو روکنے کا حق مل گیا۔ اب میرا آپ پر

حق ہے۔زین بہت غصے سے تمہارا کوئی حق نہیں۔اس بات کا شکر کرو اور احسان مانو کہ میں نے تم کو یہاں رہنے کی اجازت دی ہے۔نور غصے سے بوتل نیچے دے مارتی ہے اور بوتل ٹوٹ جاتی ہے۔زین دفع ہو جاؤ یہاں سے اور میرے گھر سے بھی۔ مجھے تم جیسی لڑکی کو یہاں نہیں دیکھنا ہے۔ مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا۔نور رونا شروع ہو جاتی ہے اور روتی ہوئی دروازہ کھولتی ہے تو میاں جی سامنے کھڑے ہوتے ہیں وہ سیدھی اپنے کمرے میں آجاتی ہے اور اپنا سامان اکٹھا کرنا شروع کر دیتی ہے۔

زین غصے سے کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔بار بار نور کی باتیں اور چہرہ اس کے سامنے آتا ہے۔

☆......☆......☆

میاں جی نور کے پیچھے اس کے کمرے میں جاتے ہیں۔نور کو کپڑے بیگ میں ڈالتے ہوئے دیکھتے ہیں تو پکڑتے ہیں۔ بیٹی مت جاؤ۔نور اس نے کہا ہے کہ احسان کیا ہے مجھے کسی کا احسان نہیں چاہیے۔میاں جی رات کو اس وقت کہاں جاؤ گی؟ نور کہیں بھی چلی جاؤں گی بس یہاں سے جانا ہے۔ مجھے یہاں نہیں رہنا۔میاں جی نور کو اس قدر غصے میں دیکھتے ہوئے تو بیٹی بس رات گزار لو۔صبح ہوتے ہی چلی جانا۔تم تو جانتی ہو۔رات کتنی خطرناک ہوتی ہے۔نور کو میاں جی کی بات دل کو لگتی ہے تو بستر پر بیٹھ جاتی ہے۔جی میاں جی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔پھر بستر پر لیٹ جاتی ہے۔

میاں جی نور کے کمرے سے سیدھے زین کے کمرے میں جاتے ہیں زین کرسی پر بیٹھا ہوتا ہے۔میاں جی بیٹا تم نے ٹھیک نہیں کیا۔کاش میرے کہنے پر شادی ہی نہ کرتے تو میں اتنی اچھی لڑکی کا مجرم تو نہ ہوتا۔اب اس کو جانے کے لیے کہہ رہے ہو۔ بڑی مشکل سے روکا ہے کہا ہے صبح چلی جانا۔وہ صبح چلی جائے گی بڑی انا پرست ہے۔زین میاں جی میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ یہاں سے چلی جائے۔میاں جی جلتی پر تیل کا کام کرتی ہے اس کا اس دنیا میں کوئی ہے بھی نہیں پتہ نہیں۔کون اس کے ساتھ کیا کیا سلوک کرے۔تم ہمارے معاشرے کو تو بڑی اچھی طرح جانتے ہو۔

زین کو صائمہ کے الفاظ یاد آتے ہیں جو اس نے مقدس جاوید کے بارے میں کہے تھے۔زین مقدس سے شادی کر لو یہ سمجھ کر کہ تم کسی کی مدد کر رہے ہو۔وہ یہاں بڑی مشکل سے پہنچی ہے واپس اس کو دلدل میں مت

جانے دو۔ پلیز۔

زین میاں جی اس کو کسی بھی طرح روک لو۔ میاں جی میں نہیں روک سکتا۔ تم ہی کچھ کر سکتے ہو۔ زین میاں جی میں کیا کروں؟ میاں جی بہت مشکل کام ہے۔ زین میاں جی کیا کام؟ میاں جی تم نہیں کر پاؤ گے۔ تمہاری ساٹ نسلوں میں کسی نے نہیں کیا۔ زین کیا میاں جی میں کروں گا۔ میاں جی سوری کہہ دو۔ زین ایک دم نہیں میاں جی میں نہیں کہا تھا تم نہیں کہہ سکتے۔

زین کی آنکھوں کے سامنے مقدس کا چہرہ آتا ہے اور صائلہ کے الفاظ زین اس کی مدد کر دو اس سے شادی کرلو۔ زین میاں جی میں کہہ دوں گا۔ اب میں اس کو مرنے نہیں دوں گا۔

میاں جی اور زین نور کے کمرے کی طرف جاتے ہیں۔ نور کے دروازے پر دستک دیتے ہیں اور اندر چلے جاتے ہیں نور بستر پر اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے زین نور سے نور سوری۔ پہلی مرتبہ نور کا نام لیتا ہے نور حیرت سے زین کی طرف دیکھتی ہے۔ زین اب تم کہیں مت جانا۔ نور دیکھتی ہی رہ جاتی ہے پھر وہ چلا جاتا ہے۔ میاں جی بیٹی دیکھو! اب اس نے سوری کر لی ہے اس کی سات نسلوں میں کسی نے نہیں کیا۔ اب تم کہیں مت جانا۔ نور ٹھیک ہے میاں جی۔ نور میاں جی میری ایک شرط ہے کہ میں اس کی کوئی چیز استعمال نہیں کروں گی۔ آپ مجھے سینے والے کپڑے لا کر دیں گے میں کپڑے سی کر گزارہ کروں گی۔ میاں جی تو تم کسی سکول میں بچوں کو پڑھا لو۔ نور میاں جی میرا اب کسی کو ملنے کو دل نہیں چاہتا۔ میں لوگوں سے بیزار ہو گئی ہوں۔ بس آپ خالہ زبیدہ سے کہیے گا وہ آپ کو لا کر دے۔ آپ مجھے لا دیجئے گا۔ میں سی دوں گی اور آپ واپس لے آیئے گا میاں جی تو تم اپنے مکان کا کرایہ لے لو۔ نور نہیں میاں جی جو دے دیا سو دے دیا۔ میاں جی جیسے تمہاری مرضی۔ میاں جی بھی زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتے تھے وہ چاہتے ہیں کہ دونوں اپنی جنگ لڑیں۔ تا کہ ایک دوسرے کے قریب ہوں۔

زبیدہ بھائی یہ کام کیسے چلے گا اب نور بیٹی کپڑے سی کر گزارہ کرے گی۔ میاں جی زبیدہ میں اس کو زیادہ کام نہیں کرنے دوں گا۔ کپڑوں کی سلائی زیادہ دوں گا اور چیزوں کی بھی قیمتیں کم بتاؤں گا۔ اس کو کسی بھی چیز کا پتہ نہیں اس کی ماں سارا کچھ کرتی تھی۔ زبیدہ کہتے تو تم ٹھیک ہو اس کو تو آٹے دال کا بھی بھاؤ نہیں پتہ۔ میاں جی اس کی ماں کی جو کپڑے سینے والی مشین ہے وہ بھی اس کے سٹور سے نکال کر لے جاتی ہے زبیدہ میں تمہارے

ساتھ چلتی ہوں اس کی چابیاں میرے پاس ہی ہیں میاں جی ٹھیک ہے۔

زین صبح اٹھ کر کھڑکی کا پردہ ہٹاتا ہے لیکن نور لان میں آج نہیں ہوتی۔ تھوڑی دیر اِدھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے پھر غسل خانے میں چلا جاتا ہے تیار ہو کر ناشتے کے لیے جاتا ہے وہاں پر بھی نور نہیں ہوتی۔ آہستہ آہستہ ناشتہ کرتا ہے شاید آجائے لیکن گھنٹہ گزر جاتا ہے وہ نہیں آتی۔ میاں جی بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے آج ناشتے میں اتنی دیر لگا دی۔ زین ٹھیک ہوں میاں جی پھر اٹھ کر چلا جاتا ہے۔



میاں جی نور بیٹی یہ ہے تمہارے سینے والے کپڑے اور تمہاری ماں کی مشین فرش پر رکھتے ہوئے نور شکریہ میاں جی۔ میاں جی بیٹیاں شکریہ نہیں کہتیں حق سمجھ کر مانگتی ہیں۔ نور میاں جی کبھی ایسے مانگا ہی نہیں اس لیے عادت نہیں۔ میاں جی سر پر پیار دیتے ہوئے کوئی بات نہیں۔ ہم اپنی بیٹی کو پیار سے مانگنا سکھا دیں گے پھر چلے جاتے ہیں۔

میاں جی کے جانے کے بعد نور کپڑے نکال کر کاٹنا شروع کر دیتی ہے سارا دن مصروف رہتی ہے۔ زین رات کو کھانا کھانے کے بعد جب کمرے میں جاتا ہے تو دیکھتا ہے آج سٹڈی کی بھی بتی بند ہوتی ہے زین دیکھا ان دیکھا کر کے کمرے میں چلا جاتا ہے۔ دوسرے دن صبح جب زین اٹھتا ہے تو کھڑکی کا پردہ ہٹاتا ہے لیکن نور وہاں پر نہیں ہوتی۔ خود سے اس کے ہونے یا نہ ہونے سے تمہیں کیوں فرق پڑ رہا ہے کوئی ضرورت نہیں اس کے بارے میں سوچنے کی۔

ناشتے پر بھی نور نہیں ہوتی تو غصے سے جلدی جلدی ناشتہ کر کے جانے لگتا ہے تو میاں جی بیٹا کل اتنی دیر لگا دی تھی اور آج اتنی جلدی میں ناشتہ کیا۔ کیا بات ہے؟ زین میاں جی کوئی بات نہیں بس آفس میں کام ہے۔ میاں جی ٹھیک ہے خیریت سے جاؤ۔

نور دوپہر میں کھانا پکانے کچن میں آتی ہے اپنا کھانا پکا رہی ہوتی ہے اکمل دوسرا کھانا پکا رہا ہوتا ہے۔ میاں جی کرسی پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ نور اکمل سے اس طرح قیمہ کریلے تھوڑی مزے کے بنتے ہیں۔ ہٹو میں پکاتی ہوں میاں جی اکمل کو اشارہ کرتے ہیں ہٹ جاؤ تو وہ ہٹ جاتا ہے۔ نور قیمہ کریلے پکا دیتی ہے۔ میاں جی دیکھتے

جاتے ہیں۔اکمل نور کی مدد کرتا جاتا ہے جو وہ مانگتی ہے دیتا جاتا ہے۔اس دوران نور اپنے لیے بھی کھانا پکا لیتی ہے اچھا میاں جی میں اپنے کمرے میں چلتی ہوں۔

میاں جی بیٹی اب تم کتابیں نہیں پڑھتی۔نور میاں جی یہ چیزیں میری نہیں ہیں اور کسی کا میں احسان لینا نہیں چاہتی۔اس لیے میں نے لان میں سٹڈی میں جانا چھوڑ دیا ہے۔یہ ان کا کم احسان ہے کہ میں اس کے گھر میں رہ رہی ہوں۔میاں جی احسان کی کیا بات ہے تم نے اس کے بدلے کھانا بنا دیا۔نور میاں جی یہ ٹھیک ہے خوشی سے۔میں رہنے کے بدلے کھانا پکا دیا کروں گی۔

رات کو زین کھانا کھاتے ہوئے میاں جی آج کھانا بہت مزے کا ہے کس نے بنایا ہے؟ میاں جی کسی خاص بندے نے۔زین میاں جی وہ کہیں چلی گئی ہے۔میاں جی نہیں۔میاں جی کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔زین وہ دو دن سے نظر نہیں آ رہی ہے تو میں سمجھا چلی گئی ہے۔میاں جی وہ کہتی ہے تمہاری چیزوں کو استعمال نہیں کروں گی اس لیے نظر نہیں آتی نہ تو لان میں جاتی ہے اور نہ سٹڈی میں۔زین میاں جی آپ نے محسوس نہیں کیا میڈم میں بڑی Ego (انا) ہے۔میاں جی باکردار لڑکیوں میں انا ہی تو ہوتی ہے جو ان کو خوبصورت بناتی ہے۔زین چڑتے ہوئے چھوڑیں میاں جی لگتا ہے آج کھانا آپ نے بنایا ہے جو اتنا مزے کا ہے۔میاں جی نہیں بیٹا۔نور نے بنایا ہے۔زین وہ میری چیزیں استعمال نہیں کرتی تو اس کو کہیں کھانا پکانے کی بھی ضرورت نہیں میاں جی بیٹا میں ایسا نہیں کروں گا۔کیونکہ میں اس کو اس گھر میں رکھنا چاہتا ہوں بھگانا نہیں۔

زین بستر پر لیٹا ہوتا ہے خود سے بڑی Egoist ہے خدا کی پناہ۔دیکھو آگے کیا ہوتا ہے۔ایک ہی وار میں ہلا کر رکھ دیا ہے میں تو سمجھا تھا عام مڈل کلاس لڑکیوں کی طرح شوہر جو کچھ کرے گا بس اس کی ہاں میں ہاں ملائے گی۔سر آنکھوں پر بٹھائے گی یہاں تو ماجرہ ہی الٹا ہے۔میاں جی نے اس کو سر آنکھوں پر بٹھایا ہے کہ کہیں وہ چلی نہ جائے۔زین پھر خود سے کیا تم چاہتے ہو وہ چلی جائے۔پھر خود ہی جواب دیتا ہے جائے نہ جائے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا، بہت ایسی مل جائیں گی سوسائٹی بھری پڑی ہے۔

☆......☆......☆

زبیدہ بھائی اب ان دونوں کا کیا ہوگا۔میاں جی ہم بڑے کس لیے ہوتے ہیں ہمیں ان کی انا کو مجروح کیے

بغیر ان کو ایک دوسرے کے ہونے کا احساس دلاتا ہے جب انسان کو احساس ہو جاتا ہے باقی کام وہ خود ہی کر لیتا ہے۔ زبیدہ بھائی تم نے تو پوری انسان کی نفسیات پڑھی ہے۔ میاں جی زندگی جتنی اچھی سکھاتی ہے کوئی کیسے سکھا سکتا ہے۔

نور باورچی خانے میں کھانا پکا رہی ہوتی ہے میاں جی کرسی پر پاس بیٹھے ہوتے ہیں میاں جی زین بہت اچھا لڑکا ہے اتنا امیر ہونے کے باوجود اس میں بڑی عاجزی ہے بڑوں کی عزت کرتا ہے۔ نور میاں جی اس نے اپنی پسند سے شادی کیوں نہیں کی۔ آپ کی پسند سے کیوں کی ہے۔ میاں جی دراصل زین خود کو کسی کی موت کا ذمہ دار سمجھتا ہے تمہیں مقدس یاد ہے جس نے دو سال پہلے خودکشی کی تھی۔ نور جی میاں جی وہ لوگ اسی گھر میں رہتے تھے جواب امی نے خریدا ہے جواب ہمارا ہے۔ میاں جی جی بیٹی بڑی لائق بچی تھی۔ نور میاں جی آپ کو پتہ ہے امی اس کی وفات پر دو دن روتی رہی تھیں۔ امی کہتی تھی اتنی لائق اور محنتی لڑکی نے خودکشی کیوں کی۔ اس نے یہاں تک پہنچنے کے لیے بڑی محنت کی تھی۔ اس کا باپ بوڑھا تھا۔ ماں نہیں تھی بھائی اور بھابی تھی۔ میاں جی دراصل اس نے خودکشی بھی بھابی کی وجہ سے کی تھی نور میاں جی میں تو اس کے بھائی کو ذمہ دار ٹھہراؤں گی۔ بھابی تو غیر تھی بھائی تو اپنا تھا نور میاں جی اس کی بھابی نے اپنے بھائی جو آوارہ اور نشہ کرتا تھا اس سے اس کا رشتہ کر دیا تھا۔ اس نے شادی والے دن خودکشی کی تھی۔ نور میاں جی مجھے بھی بہت دکھ ہوا تھا۔ میاں جی وہ زین کی کلاس فیلو تھی۔ نور حیرت سے کیا؟ میاں جی جی، میاں جی بتاتے ہیں۔

مقدس یونیورسٹی کی سیڑھیاں چڑھ رہی ہوتی ہے تو صائلہ پیچھے سے السلام علیکم آپ کہاں جا رہی ہیں مقدس ایم کام کی کلاس لینے آج فسٹ کلاس ہے۔ صائلہ میں بھی وہاں جا رہی ہوں۔ صائلہ ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے **Meet Me Sailah Imran.** مقدس ہاتھ ملاتے ہوئے **Muqadas Javeed** دونوں کلاس میں جا کر بیٹھ جاتی ہیں۔

تھوڑی دیر بعد عمران اور زین بھی آ جاتے ہیں صائلہ میرے دوست آ گئے ہیں میں ان کے پاس جا رہی ہوں۔ مقدس ٹھیک ہے صائلہ عمران اور زین کے پاس جا کر بیٹھ جاتی ہے لیکچر لینے کے بعد صائلہ عمران اور زین سے میں نے آج ایک دوست بنائی ہے تم دونوں کو بھی اس سے ملواؤں گی۔ زین ہمیں کوئی شوق نہیں تم تو ہر ایک کو

دوست بنا لیتی ہو۔صائمہ اس کو خوش اخلاق ہونا کہتے ہیں تمہاری طرح سڑیل نہیں ہوں۔عمران تو مجھ سے ملوا دینا۔صائمہ ہنستے ہوئے وہ ایسی لڑکی نہیں ہے عمران تو میں نے کب کہا کہ وہ ایسی ویسی ہے۔زین چلو کینٹین پر چلتے ہیں صائمہ Really بڑی بھوک لگی ہے۔

☆......☆......☆

یوں کلاس میں آتے جاتے مقدس اور صائمہ کی دوستی ہو جاتی ہے۔صائمہ دیکھا آج سر علوی نے اس کے Assignment کی کتنی تعریف کی ہے۔وہ بہت ذہین ہے یہاں پر بھی Scholarship پر آئی ہے پلیز اس کو بھی اپنے گروپ میں شامل کر لو۔عمران مجھے تو کوئی اعتراض نہیں تم اور زین جانو۔صائمہ زین کی طرف دیکھتے ہوئے پلیز......زین اچھا ٹھیک ہے۔

صائمہ مقدس سے میں تم کو آج اپنے دوستوں سے ملواتی ہوں۔مقدس مجھے کسی سے نہیں ملنا۔نہ دوستی کرنی ہے۔میں یہاں پڑھنے آتی ہوں۔دوستیاں کرنے نہیں۔صائمہ وہ دونوں بہت اچھے ہیں ہم بچپن سے تینوں اکٹھے ہیں۔تم مجھے اچھی لگی ہو میں تم کو اپنے گروپ میں شامل کرنا چاہتی ہوں۔مقدس پر میں نہیں ہونا چاہتی۔صائمہ ایسے تو نہ کہو۔دیکھو! میں وعدہ کرتی ہوں کہ تم کو پڑھائی میں مدد کروں گی۔مقدس لیکن مجھے مدد نہیں چاہیے۔صائمہ لیکن مجھے چاہیے۔اس کا مطلب تم غرور کر رہی ہو کہ تم لائق فائق ہو تمہیں کسی کی ضرورت نہیں۔تم کیوں کسی کا سر درد لو۔مقدس ایسی بات نہیں چلو ٹھیک ہے میں تمہارے گروپ میں شامل ہو جاتی ہوں۔

صائمہ مقدس کو لے کر زین اور عمران کے پاس لے کر جاتی ہے۔صائمہ Gays یہ مقدس ہے آج سے یہ ہمارے گروپ میں شامل ہے۔عمران ہائے۔مقدس السلام علیکم۔زین وعلیکم السلام۔صائمہ چلو بیٹھو آج کی Assignment Discuss کرتے ہیں۔مقدس ٹھیک ہے تو سب Assignment Discuss کرنے لگ جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

مقدس گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے تو عذرا میں نے کھانا پکا لیا ہے تم بس کپڑے بدل کر آؤ میں کھانا لاتی ہوں تم کھا لو۔مقدس جی بھابی ویسے بھی بڑی بھوک لگی ہے۔

تھوڑی دیر میں مقدس کپڑے بدل کر آتی ہے تو عذرا بھی کھانا لے کر آتی ہے مقدس بھابی ابو نے کھانا کھالیا ہے۔عذرا ابھی نہیں کھایا نماز پڑھ رہے تھے۔مقدس بھابی میں ان کو کھانا دے کر آتی ہوں آپ اور اریب بیٹھ کر کھائیں۔عذرا اور اریب کھانا کھانے لگ جاتے ہیں۔

مقدس کھانا ڈال کر اپنے باپ کے کمرے میں لے کر جاتی ہے مقدس ابو کھانا کھائیں۔شفیق بیٹا لاؤ۔وہ بیڈ پر بیٹھے تسبیح کر رہے ہوتے ہیں۔مقدس ان کے سامنے بیڈ پر کھانا رکھ دیتی ہے پھر جا کر عذرا اور اریب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا شروع کر دیتی ہے۔

عذرا میری بہن کھانا کھا کر تم برتن دھو لینا۔میں نے اریب کو پڑھانا ہے۔مقدس جی بھابی اریب اور عذرا کھانا کھا کر اٹھ جاتے ہیں۔

مقدس خود سے مقدس جلدی کھاؤ۔برتن دھو کر بچوں کو بھی پڑھانا ہے۔مقدس کھانا کھا کر۔کچن میں جا کر برتن دھونے لگ جاتی ہے برتن صبح کے بھی ہوتے ہیں پورا کچن بھرا ہوتا ہے تو وہ دو گھنٹے برتن دھوتی رہتی ہے۔ برتن دھونے کے بعد بچوں کو پڑھاتی ہے۔رات کو اپنا پڑھتی ہے رات دو بجے تک پڑھتی پڑھتی سو جاتی ہے۔

☆......☆......☆

صائمہ اور مقدس کالج کی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوتی ہے صائمہ مقدس کا ہاتھ پکڑتی ہے تو صائمہ کہتی ہے مقدس تمہارے ہاتھ کتنے سخت، کھدرے ہیں ان کی Care کیا کرو۔مقدس اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے بہن ہم غریب لوگ ہیں گھر کا کام خود کرتے ہیں نوکر Offord نہیں کر سکتے۔ہاتھ تو خراب ہوتے ہیں تم ان کو چھوڑو اور پڑھائی کی بات کرو۔صائمہ کیا سارے گھر کا کام تم اکیلی کرتی ہو۔مقدس نہیں بھابی بھی کرتی ہے۔پھر مقدس اس کو اپنے گھر کے بارے میں سب بتاتی ہے۔صائمہ تم گھر کا کام بھی کرتی ہو۔بچوں کو ٹیوشن بھی پڑھاتی ہو اور خود بھی پڑھتی ہو تم تو جہاد کر رہی ہو۔مقدس میں تو کچھ نہیں کر رہی بس حالات بدلنے کی کوشش کر رہی ہوں۔صائمہ اللہ تم کو کامیاب کرے۔

مقدس بستر پر لیٹی ہوئی خود سے جلدی اٹھو کل پیپر ہے تیاری بھی کرنی ہے۔پھر وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے کمرے سے باہر جاتی ہے تو عذرا مقدس آؤ میں نے ناشتہ بنایا ہے کر لو۔مقدس جی بھابی۔عارف آؤ مقدس

آج مل کرناشتہ کرتے ہیں۔مقدس جی بھائی آئی۔مقدس بھابی ابو نے ناشتہ کرلیا ہے۔عذرا جی ہاں۔تمہارے بھائی نے کروایا ہے پھر سب ناشتہ کرنے لگ جاتے ہیں۔عارف ناشتہ کرکے مجھے اپنے دوست کے ساتھ کام پر جانا ہے تم آج بریانی بنادینا ہم آ کر کھائیں گے۔عذرا ٹھیک ہے۔مقدس بھابی میں بنادوں گی آج کا دن آپ آرام کریں۔عذرا نہیں میں بنالوں گی تم آج کپڑے دھودو۔کافی جمع ہوئے ہیں مقدس ٹھیک ہے مقدس مشین لگا لیتی ہے۔

عذرا دوپہر کا کھانا پکا کر اریب کو لے کر بیٹھ جاتی ہے مقدس تقریباً سارا دن کپڑے دھوتی رہتی ہے شام کو فارغ ہوتی ہے اور جا کر پڑھنے لگ جاتی ہے پڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوجاتے ہیں مقدس پتہ نہیں کیوں آج آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں پھر خود سے بھابی نے بھی تو کھانا پکایا ہے تم نے کپڑے دھوئے ہیں تو کونسا بڑا کام کیا ہے پھر خود سے ہی بھابی کل کہہ دیتی ان کو پتہ بھی تھا صبح میرا پیپر ہے خود سے ہی چلو کوئی بات نہیں اب تم پڑھنا شروع کرو رونے دھونے میں وقت ضائع نہ کرو۔

☆......☆......☆

پیپر دے کر نکلتے ہیں صائمہ کیسا پیپر ہوا۔مقدس پتہ نہیں۔صائمہ یقیناً بہت اچھا ہوا ہوگا۔

مقدس کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔صائمہ کیا ہوا مقدس کچھ نہیں۔مجھے عادت ہے رونے کی۔بتاؤ نہ یہ کوئی رونے والی بات ہے کہ مجھے کل کپڑے دھونے پڑے۔حالانکہ بھابی نے بریانی بنائی کیونکہ بھائی کے دوست کو آنا تھا۔صائمہ رونے والی بات ہے کپڑے ایک دن بعد بھی دھل سکتے تھے۔مقدس تم بھی میری طرح پاگل ہو۔روتے ہوئے۔صائمہ مقدس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دباتی ہیں۔اسی دوران عمران اور زین بھی آجاتے ہیں۔عمران چلو صائمہ اور مقدس آئس کریم کھانے چلیں۔مقدس مجھے گھر جانا ہے۔عمران آئس کریم کھانے کے بعد چلی جانا۔مقدس نہیں مجھے ضروری کام ہے۔صائمہ چلو نا۔مقدس صائمہ کا ہاتھ دباتے ہوئے آہستہ سے مجھے لگتا ہے میرا خود پر کنٹرول نہیں ہوگا میں ان کے سامنے رونا نہیں چاہتی۔صائمہ چلو ٹھیک ہے اگر مقدس نہیں جانا چاہتی۔تو ہم چلتے ہیں۔زین چلو ہم مقدس کو چھوڑتے جاتے ہیں۔صائمہ جانتی تھی مقدس نہیں جائے گی تو بولتی ہے نہیں وہ خود چلی جائے گی۔پھر وہ تینوں چلے جاتے ہیں اور مقدس گھر کو روانہ ہوجاتی ہے۔

مقدس گھر میں داخل ہوتی ہے تو بھابی اور اس کا بھائی آصف صحن میں بیٹھے ہوتے ہیں۔عذرا آؤ ابھی تمہاری ہی بات ہو رہی تھی۔آصف بھی تمہاری باتیں کر رہا تھا تم دونوں بیٹھو باتیں کرو میں چائے لے کر آتی ہوں۔مقدس نہیں بھابی آپ باتیں کر رہے میں چائے لے کر آتی ہوں۔عذرا آصف تم سے ملنے آیا ہے مجھ سے نہیں اس لیے تم بیٹھو۔عذرا مقدس کو بٹھا کر خود اندر چلی جاتی ہے آصف کیسی جا رہی ہے آپ کی پڑھائی۔مقدس چڑ کر ٹھیک ہے۔آصف میرا ابھی بزنس بڑا اچھا جا رہا ہے۔مقدس کو غصہ آ جاتا ہے لیکن خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کونسا بزنس۔آصف میں نے ابھی نیا کپڑوں کا شروع کیا ہے۔مقدس چڑ کر خدا کرے ٹھیک ہی رہے۔اسی دوران عذرا چائے لے کر آتی ہے۔اسی وقت خالہ زبیدہ بھی دروازے سے داخل ہوتی ہیں۔

عذرا آئیں خالہ چائے پئیں۔خالہ زبیدہ تم لوگ پیو۔مجھے تو مقدس سے کام تھا۔مقدس خوش ہو جاتی ہے کہ اس کی جان چھوٹ رہی ہے جی خالہ خالہ زبیدہ بس تمہیں میرے گھر آنا ہے۔مقدس چلیں خالہ۔زبیدہ بیٹی کپڑے تو بدل لو۔مقدس نہیں خالہ چلیں۔خالہ زبیدہ آصف کو سر سے پاؤں تک دیکھتی ہے پھر مقدس کو لے کر چلی جاتی ہے۔

آصف عذرا سے یہ خالہ زبیدہ کو بھی ابھی آنا تھا عذرا تم بیٹھو چائے پیو۔آصف آپا کچھ کرو۔عذرا وہ پڑھی لکھی ہے میں کیا کروں۔تم بس اپنے بھائی سے رشتے کی بات کرو۔آصف میں کیسے کروں۔آپا آپ کریں۔عذرا ٹھیک ہے میں ہی کچھ کرتی ہوں۔میں اس مقدس کو جتنی بھولی سمجھتی تھی اتنی ہی چالاک ہے میں ہی اس کے پر کاٹوں گی۔بس تم شادی کی تیاری کرو۔

خالہ زبیدہ اپنے گھر لے جا کر مقدس سے یہ آصف کیوں آیا تھا۔مقدس مجھے کیا پتہ۔لیکن خالہ کیا کام تھا۔خالہ زبیدہ کوئی نہیں میں تو بس ویسے ہی گئی تھی۔بس اس آصف کو دیکھ کر تمہیں لے آئی ہوں آوارہ بہت برا لگتا ہے مقدس خالہ اگر میرے نصیب ہی اس آوارہ کے ساتھ لکھے ہوئے تو آپ کیا کریں گی۔زبیدہ بیٹی اگر تم نے ہمت نہ ہاری تو بہت کچھ کروں گی۔لیکن اگر تم ہی ہار گئی تو پھر کچھ نہیں کر پاؤں گی۔مقدس خالہ یہ کیا بات ہے زبیدہ بیٹی انسان جب خود ہارتا ہے تو تباہ ہوتا ہے ورنہ دنیا اس کو تباہ نہیں کر سکتی۔اگر میں تمہارے لیے لاکھ بھی کوششیں کروں جب تک تم خود نہیں کرو گی میری کوششیں بے سود ہیں اگر تم ایک کوشش بھی کرو گی تو جیت جاؤ

گی۔خدااس کی مدد کرتا ہے جواپنی مدد آپ کرتے ہیں۔مقدس تو خالہ میں ہار گئی ہوں۔خالہ زبیدہ سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے چلو جیسے تمہاری مرضی۔

☆......☆......☆

رات کو عارف بستر پر لیٹا ہوتا ہے عذرا پاس بیٹھی ہوتی ہے۔آج آصف آیا تھا وہ مقدس کے رشتے کی بات کر رہا تھا۔عارف اس کو انکار کردو۔عذرا عقل کے ناخن لو۔ایک تو میرا بھائی ہے اوپر سے جہیز بھی نہیں لے گا۔عارف تمہارا بھائی ہے تو کہہ رہا ہوں۔عذرا کیا مطلب؟ عارف چھوڑو مطلب۔جہیز دے لوں گا۔عذرا کہاں سے نوکری تمہارے پاس ہے نہیں ابو کی پینشن سے گھر چلتا ہے۔عارف میں کرلوں گا۔عذرا بے وقوف وہ کہہ رہا تھا تم کو بھی کاروبار میں شریک کرلے گا دوسرا ہمارا اس پر رعب بھی رہے گا۔اس وقت جذباتی ہو کر مت سوچو۔عارف چپ ہو جاتا ہے چلو جیسے تمہاری مرضی مقدس مان جائے گی۔عذرا میں خود منا لوں گی۔

مقدس صبح اٹھ کر یونیورسٹی کے لیے تیار ہو رہی ہوتی ہے۔عذرا مقدس تم سے بات کرنی ہے مقدس جی بھابی، عذرا ہم نے تمہارا رشتہ آصف سے طے کر دیا ہے۔مقدس حیرت سے کیا؟ بھائی نے کچھ نہیں کہا۔عذرا نہیں انہوں نے کیا کہنا ہے؟ وہ تو خوش ہیں بس یہ کہہ رہے تھے تم سے پوچھ لوں۔مقدس ان کو کوئی اعتراض نہیں تو مجھے کیا ہو سکتا ہے۔طنز سے میں بھی خوش ہوں۔عذرا چلو ناشتہ کرلو۔مقدس نہیں بھابی بھوک نہیں دیر ہو رہی ہے میں جا رہی ہوں۔

☆......☆......☆

مقدس صائلہ چلو آئس کریم کھانے چلیں اس کے بعد گھومنے چلتے ہیں ساتھ ساتھ پاگلوں کی طرح ہنستی ہے اور آنکھوں سے آنسو نکل رہے ہوتے ہیں۔

صائلہ مقدس کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح کی حرکت کیوں کر رہی ہو۔مقدس کیا مطلب؟ صائلہ پاگلوں کی طرح ہنس رہی ہو اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔مقدس یار میری شادی ہو رہی ہے صائلہ کس سے۔مقدس آصف ہے صائلہ اس آوارہ سے۔صائلہ ایسا مت کرو۔مقدس وہی میرا نصیب ہے۔مقدس تو کیا کروں ساتھ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں اسی دوران عمران اور زین آجاتے ہیں صائلہ عمران تم مقدس کو کمپنی دو میں

زین سے بات کر کے آتی ہوں۔عمران مقدس کے پاس بیٹھ جاتا ہے صائلہ زین کو لے کر چلی جاتی ہے۔

دونوں دوسرے طلباء سے دور چلے جاتے ہیں زین یہاں کیوں لائی ہو۔کیا بات ہے؟ صائلہ تم مقدس سے شادی کرلو۔زین تمہارا دماغ ٹھیک ہے میں تم سے تو شادی کر سکتا ہوں یہ جاننے کے باوجود کہ تم اور عمران ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو لیکن مقدس سے نہیں۔مانتا ہوں اچھی لڑکی ہے لائق ہے لیکن اس کی کلاس تم جانتی ہو۔ صائلہ اس کو تمہاری مدد چاہیے ورنہ اس کی شادی اس کی بھابی کے آوارہ بھائی سے ہو جائے گی۔زین بے پرواہی سے میں کچھ نہیں کر سکتا۔وہ چاہے اس سے شادی کرے یا نہ کرے۔میں اپنی زندگی تباہ نہیں کر سکتا۔اتنے عجیب لوگ ہیں پہلے تمہارے کہنے پر اس کو اپنے گروپ میں شامل کیا تھا۔اب چلو میں سمجھا پتہ نہیں کیا ہوا ہے؟ صائلہ تم اچھا نہیں کر رہے۔عمران سے کہو وہ کرے میں تم سے کرلوں گا۔صائلہ وہ تو کر لے لیکن مقدس اس کو میری وجہ سے بھائی مانتی ہے وہ نہیں مانے گی۔زین چلو محترمہ تمہارے سر پر ہمدردی کا بخار ہے کل تک اتر جائے گا۔صائلہ ہو سکتا ہے کل تمہارے سر پر چڑھ جائے۔چلو چلتے ہیں غصے سے دونوں مقدس اور عمران کی طرف واپس چل پڑتے ہیں۔

عمران مقدس کیا بات ہے؟ اتنی پریشان کیوں ہو؟ مقدس کچھ نہیں بس آپ کو لگ رہا ہے یا پھر میری شکل ہی ایسی ہے۔عمران شکل تو بڑی اچھی ہے اتنے میں زین اور صائلہ آ جاتے ہیں۔عمران تم دونوں کی اب شکل کو کیا ہوا ہے؟ ایسے لگتا ہے دونوں کی آنکھوں سے آگ برس رہی ہے زین صائلہ کی طرف دیکھتے ہوئے محترمہ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔صائلہ جیسے تمہارا تو ٹھیک ٹھیک کام کر رہا ہے۔زین میرا ٹھیک ہے۔عمران لگتا ہے سب کا دماغ خراب ہے ادھر یہ محترمہ منہ بنائے بیٹھی ہوئی ہیں۔چلو تم سب کو میں ٹھنڈا کرتا ہوں سب کو آئس کریم کھلاتا ہوں۔ صائلہ ٹھیک ہے سب چل پڑتے ہیں۔عمران اور زین تھوڑے آگے جاتے ہیں تو مقدس صائلہ سے تم نے زین سے تو کچھ نہیں کہا۔صائلہ میں نے تو کہہ دیا کہ تم سے شادی کر لے لیکن اس نے انکار کر دیا۔مقدس وہیں رک جاتی ہے اور صائلہ کی طرف دیکھتے ہوئے تم نے اچھا نہیں کیا۔اب میں گھر جا رہی ہوں۔تم نے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا ہے۔صائلہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔مقدس سب کچھ تو ہو گیا ہے لیکن تم کہتی ہو ایسا کچھ نہیں ہوا پھر وہ وہاں سے چل پڑتی ہے۔صائلہ آئس کریم تو کھا لو۔مقدس مجھے نہیں کھانی۔وہ وہاں سے بھاگ جاتی ہے۔عمران

صائلہ اس کو کیا ہوا ہے؟ صائلہ کچھ نہیں۔ زین چلو آئس کریم کھاتے ہیں۔ صائلہ آج نہیں پھر کبھی میں بھی گھر جا رہی ہوں۔

☆......☆......☆

مقدس گھر پہنچ کر سیدھا کمرے میں جا کر بستر پر لیٹ جاتی ہے۔ عذرا آتی ہے کل شام کو تمہارا نکاح ہے لیکن مقدس تکیے میں منہ دبائے لیٹی رہتی ہے کوئی جواب نہیں دیتی۔ وہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ مقدس پھوٹ پھوٹ کر روتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد مقدس کا باپ کمرے میں آتا ہے بیٹی کو لیٹا دیکھ کر اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے پھر بولنے لگتا ہے تم نے ہاں کیوں کی۔ ابھی میں زندہ ہوں۔ مقدس منہ اوپر اٹھائے بغیر ابو یہ ہی میرا نصیب ہے باپ لیکن یہ تیرا نصیب نہیں تم نے بہت جلدی کی ہے۔ مقدس ابو میں تو ہر کام میں جلدی ہمیشہ ہی کر دیتی ہوں۔ باپ بیٹی کے سر پر پیار دے کر چلا جاتا ہے۔

شام کو باپ بیٹے کو بلا کر عارف تم نے یہ کیا کیا؟ عارف ابو آصف اچھا کماتا ہے دیکھا بھالا ہے عزت کرتا ہے اور ہمیں کیا چاہیے۔ باپ مسئلہ یہ ہے کہ دیکھا بھالا ہے پھر بھی ہم کنواں میں چھلانگ لگا رہے ہیں۔ عارف ابو آپ پریشان نہ ہوں سب اچھا ہوگا ویسے بھی میں ہوں کچھ برا نہیں ہونے دوں گا۔ باپ اور کیا برا کرو گے۔ عارف اٹھ کر چلا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

مقدس ساری رات خود سے اب زین کا سامنا کیسے کروں گی وہ سمجھے گا مڈل کلاس لڑکیاں یہی کرتی ہیں جب خود لڑکا نہ پھنسا سکتی ہوں تو دوستوں کو اندر ڈالتی ہیں۔ اوپر سے یہ آصف اس سے تو مر کر بھی شادی نہیں کروں گی دوبارہ اس کنویں میں نہیں جاؤں گی جس سے نکلنے کی میں نے اتنی کوشش کی تھی چاہے کچھ بھی ہو۔

مقدس باپ کے کمرے میں جاتی ہے باپ سویا ہوتا ہے تو اس کے پاؤں میں بیٹھ کر سر پاؤں پر رکھ دیتی ہے اور رونا شروع کر دیتی ہے جب آنسو پاؤں پر پڑتے ہیں تو باپ اٹھ جاتا ہے اٹھ کر کیا ہوا؟ مقدس بیٹی یہاں کیا کر رہی ہو مقدس آنسو صاف کرتے ہوئے کچھ نہیں۔ ابو آپ مجھے معاف کر دینا۔ باپ تم تو سب سے اچھی بیٹی ہو تم کیوں معافی مانگ رہی ہو۔ مقدس ہاتھ جوڑتے ہوئے بس ابو آپ مجھے معاف کر دینا۔ باپ پتہ نہیں اس کو

کیا ہوا ہے۔ مقدس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتا ہے مقدس وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی ہے۔

مقدس کمرے میں آکر پرس سے گولیاں نکالتی ہے ان کو ہاتھ میں لے کر اس کو دیکھتے ہوئے میں کتنا جینا چاہتی تھی۔ موت سے کتنا ڈرتی تھی لیکن زندگی کتنی ظالم ہے مجھے مرنے پر مجبور کر رہی ہے جبکہ میں جینا چاہتی ہوں لیکن مجھے ذلت منظور نہیں دوبارہ میں اندھے کنویں میں نہیں جا سکتی اور رونے لگتی ہے گولیاں منہ میں ڈالتی ہے اور پانی پی لیتی ہے۔

عذرا صبح مقدس کے کمرے میں آتی ہے مقدس کو بیڈ کے قریب گرا پڑا دیکھ کر زور سے چیخ مارتی ہے عارف آتا ہے کیا ہوا؟ عذرا دیکھو اس کو کیا ہوا۔ عارف ہاتھ لگا کر دیکھتا ہے تو سکتے میں چلا جاتا ہے عذرا بولو کیا ہوا۔ وہ آہستہ سے بولتا ہے یہ تو مر چکی ہے ساتھ ہی گولیوں والی بوتل پڑی ہوتی ہے اس کو دیکھتے ہوئے اس نے زہر کھا لی ہے دونوں رونا شروع کر دیتے ہیں رونا سن کر باپ آتا ہے وہ مقدس کو دیکھ کر وہاں پر گر جاتا ہے اس کو ہارٹ اٹیک آتا ہے اور مر جاتا ہے۔

☆......☆......☆

میاں جی یوں مقدس نے زندگی کی بازی ہار دی۔ نور کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں میاں جی بیٹی مقدس نے بہت محنت کی لیکن بے وقوف بچی کو یہ نہیں پتہ تھا حالات کو بدلنے کے لیے اوزون کی سطح کو پھاڑ کر پار کرنا پڑتا ہے قدرت کا قانون ہے جب کوئی محنت شروع کرتا ہے تو وہ اوزون کی سطح میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر دیتا ہے لیکن یہ سوراخ بہت باریک ہوتا ہے انسان کو لگتا ہے اس سے وہ پار نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اس سوراخ میں کود پڑتا ہے تو وہ بہت بڑا ہو جاتا ہے اور انسان پار ہو جاتا ہے۔

نور میاں جی مقدس کے کیس میں سوراخ کہاں تھا۔ صرف بند گلی تھی۔ میاں جی بیٹی اگر وہ زبیدہ کے پاس آجاتی تو زبیدہ اور اس کا باپ اس کو حالات بدلنے میں ضرور مدد کرتے یہ ہی تو اس کا سوراخ تھا بلکہ یوں کہو حالات بدلنے کے راستے تھے۔ نور اداس سی ہو جاتی ہے اور اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے میاں جی اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

دوپہر کو نور باورچی خانے میں آتی ہے میاں جی جو کرسی پر بیٹھے باورچی سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں نور کو دیکھ کر آؤ بیٹی کیا بات ہے بیمار سی لگ رہی ہو۔نور میاں جی بیمار نہیں ہوں لیکن پریشان ضرور ہوں۔میاں جی دوسروں کے لیے اتنا دکھ۔تم خود بھی تو اسی حالات سے گزر رہی ہو۔نور میاں جی جب خود پر پڑتی ہے تو انسان گزر جاتا ہے لیکن جب فاصلے سے دوسروں کے دکھ دیکھتا ہے تو ٹوٹ جاتا ہے بلکہ یوں کہیے دل روتا ہے۔میاں جی صرف اچھے انسانوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے ورنہ جب تک سر پر نہ پڑے انسان دوسروں کے دکھ نہیں سمجھتا۔چلو تم چل کر بیٹھو آج اکمل تمہارے لیے کھانا لاتا ہے۔نور میاں جی کچھ نہیں کھانا۔اگر آپ کے پاس وقت ہو تو ہم بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔مجھے آپ سے باتیں کر کے بڑا سکون ملتا ہے میاں جی کیوں نہیں۔دونوں ٹی وی لاؤنج میں چلے جاتے ہیں۔شام کو کھانا کھاتے وقت زین میاں جی کھانا کس نے پکایا ہے؟ آج وہ ذائقہ نہیں ہے۔میاں جی اکمل نے پکایا ہے آج نور کی طبیعت ٹھیک نہیں۔زین تو میاں جی ڈاکٹر کو دکھا دیتے۔میاں جی اس کی ضرورت نہیں بس تھوڑی سی پریشان ہے۔زین کیا ہوا؟ میاں جی کچھ نہیں۔زین کو لگتا ہے شاید اس کی وجہ سے پریشان ہے کھانا رکھ کر اٹھ کر چلنے لگتا ہے تو میاں جی کھانا تو کھالو۔زین بس میاں جی پیٹ بھر گیا ہے زین اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔میاں جی اکمل برتن اٹھالو۔

زین کمرے میں پہنچتا ہے تو صائمہ کا فون آجاتا ہے زین فون سنتا ہے۔زین کیسی ہو۔صائمہ ٹھیک ہوں۔زین خیریت سے فون کیا ہے مقدس کی وفات کے بعد تم نے کبھی فون نہیں کیا۔صائمہ نور کا پوچھنے کے لیے فون کیا ہے۔چھ ماہ ہوگئے ہیں وہ زندہ ہے یا تم نے اس کو بھی ماردیا ہے۔زین پہلے سے ہی پریشان ہوتا ہے غصے سے بولتا ہے مارنے کی پوری کوشش ہے اگر پھر بھی بچ جائے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔صائمہ مجھے تم سے یہی امید تھی اور فون بند کر دیتی ہے اور رونا شروع ہو جاتی ہے۔عمران کیا ہوا ہے؟ صائمہ زین کے ساتھ میں بھی مقدس کی قاتل ہوں۔میں نے بھی اس کو Hurt کیا تھا۔عمران تم اس کو بھول کیوں نہیں جاتی اور زین کو بھی بھولنے دو اور اس کو زندگی میں آگے بڑھنے دو۔صائمہ روتے ہوئے نہیں بھول سکی ساری زندگی۔عمران اس کے ہاتھ پکڑ کر تسلی دیتا ہے۔



اکمل باورچی خانے میں کھانا پکار رہا ہوتا ہے میاں جی کرسی پر بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں نور آجاتی ہے۔ نور کو دیکھ کر آؤ بیٹی۔نور میاں جی کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر بہت پریشان ہوگئی تھی۔آج کپڑے سینے کو بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔سوچا آپ سے جا کر باتیں کرتی ہوں۔میاں جی بیٹی بہت اچھا کیا۔دل ادھر اُدھر لگاؤ ورنہ بیمار ہو جاؤ گی۔نور میاں جی میں کھانا پکاؤں میاں جی ضرور اکمل ایک طرف ہو جاتا ہے۔نور کھانا پکانا شروع ہو جاتی ہے نور اکمل تم کھیرے اور ٹماٹر کاٹ دو۔اکمل جی باجی۔اکمل کھیرے اور ٹماٹر کاٹنا شروع کر دیتا ہے۔میاں جی میں ذرا چوکیدار سے بات کر کے آتا ہوں۔میاں جی ابھی دروازے پر ہی آتے ہیں تو دیکھتے ہیں زین اور عمران آرہے ہوتے ہیں جلدی سے واپس مڑ جاتے ہیں۔میاں جی باورچی خانے میں جا کر اکمل ادھر آؤ۔میاں جی اکمل کو لے کر دوسرے دروازے سے باہر نکل جاتے ہیں۔اکمل میاں جی کیا کام ہے میاں جی آؤ کوئی کام ہے نا۔

زین اور عمران آکر لاؤنج میں بیٹھ جاتے ہیں زین وہ احسان برادرز کی ڈیل پر بھی ذرا غور کرو۔عمران سوچ رہا ہوں ان سے بھی Saturday کو میٹنگ کروں۔زین تم اس فائل کو دیکھو میں میاں جی کو دیکھتا ہوں نہ ابھی تک چائے آئی اور نہ میاں جی دکھائی دیے ہیں۔پتہ نہیں کیا بات ہے۔زین باورچی خانے کی طرف آتا ہے اور آواز دیتا ہے میاں جی......نور زین کی آواز سن کر دروازے کی دیوار کے ساتھ لگ جاتی ہے لیکن زین اس کا دوپٹہ دیکھ لیتا ہے پھر دروازے کے قریب آکر۔اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو دو کپ چائے بنا دیں عمران آیا ہے نور آہستہ سے جی حالانکہ وہ بہت آہستہ بولتی ہے لیکن زین پھر بھی سن لیتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے۔عمران کیا ہوا؟ زین میاں جی پتہ نہیں کہاں چلے گئے اکمل بھی ساتھ گیا ہے چلو ہم اپنا کام کرتے ہیں نور چائے بناتی ہے اس نے جو کباب اور ناگٹ بنائے ہوتے ہیں وہ بھی تل دیتی ہے۔

زین تھوڑی دیر بعد آتا ہے نور ٹرے دروازے کی دیوار سے ایک طرف ہو کر اس طرح دیتی ہے کہ زین اس کو نہ دیکھ سکے۔زین کو وہ نظر نہیں آتی لیکن ٹرے پکڑتے وہاں سے ہی پکڑتا ہے جہاں سے اس نے پکڑا ہوتا ہے نور جلدی سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال لیتی ہے۔زین ٹرے کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے پھر مسکراتے ہوئے ٹرے لے کر جاتا ہے۔نور خود سے نظر نہیں آتا یہاں میرے ہاتھ ہیں دوسری طرف سے پکڑیں بے وقوف۔

زین چائے عمران کو دیتا ہے اور خود بھی پیتا ہے عمران کباب کھاتے ہوئے بڑے مزے کے ہیں پھر نا گٹ کھاتا ہے یہ بھی بڑے مزے کے ہیں اکمل نے نہیں بنائے لگتا ہے بھابی نے بنائے ہیں زین اس نے بنائے ہوں گے۔ عمران کیسی ہے زین پتہ نہیں۔ عمران یار تم کو نہیں تو کس کو پتہ ہوگا تمہاری بیوی کیسی ہے۔ زین بس مجھے نہیں پتہ۔ عمران بس اب تم اور صائلہ بھول جاؤ اور تم اب زندگی کو آگے بڑھاؤ۔ نور اچھی لڑکی ہے۔ تم اس کا خیال کرو۔ زین بے زاری سے بس ابا جی۔ خادم آپ کی نصیحت پر عمل کرے گا اب کام کی بات کریں۔ عمران چلو۔

عمران گھر میں صائلہ آج میں زین کے گھر گیا تھا لیکن وہاں ابھی تک زندگی کے آثار نہیں۔ صائلہ مطلب اس نے شادی تو کر لی ہے صرف میاں جی کے لیے لیکن ابھی تک زندگی کو شروع نہیں کیا۔

رات کے کھانے پر زین کھانا کھا رہا ہوتا ہے زین میاں جی کھانا بہت مزے کا ہے میاں جی نور نے بنایا ہے زین طنزیہ انداز میں اب محترمہ صرف کچن میں ہی رہتی ہیں میاں جی نہیں کپڑے بھی لیتی ہے۔ زین مطلب۔ میاں جی تم سے لڑائی کے بعد اس نے نہ صرف اس گھر کی چیزیں استعمال کرنی چھوڑ دی تھیں بلکہ کپڑے سی کر اپنا گزارہ کرتی ہے یہاں سے کچھ نہیں کھاتی۔ زین کو سنتے ساتھ ہی غصہ آ جاتا ہے۔ برتن زور سے پیچھے ہٹاتا ہے۔ میاں جی کھانا تو کھا لو۔ زین بھوک نہیں۔ سیدھا نور کے کمرے میں جاتا ہے اور زور سے دروازہ کھولتا ہے نور جو بستر پر بیٹھی ہوتی ہے اٹھ کھڑی ہوتی ہے زین زور سے اس کو دونوں کندھوں سے پکڑتا ہے تم خود کو سمجھتی کیا ہو۔ ابھی تم کچھ ہو نہیں تو اتنی Ego اگر کچھ ہوتی تو کیا کرتی۔ نور اپنے آپ کو چھڑواتے ہوئے۔ میں کچھ ہوں یا نہ تم کو اس سے مطلب۔ زین مجھے پاگل بنا کر۔ محترمہ پوچھتی ہیں مجھے کیا لگے۔ مجھے تو ہی لگے۔ اس طرح تو تم کو کوئی فرق نہیں پڑنا۔ لگتا ہے تم کو مار ہی دینا چاہیے تا کہ کوئی فرق تو پڑے۔ نور کو گلے سے زور سے پکڑ کر دباتا ہے۔ نور چھڑوانے کی کوشش کرتی ہے لیکن نہیں چھڑوا پاتی۔ زین نے نور کو اتنی قریب سے پہلی مرتبہ دیکھا تو دیکھتا رہ جاتا ہے اس کو اس پر پیار آنے لگتا ہے۔ اس کو غصے سے زور سے بیڈ پر پھینک کر چلا جاتا ہے۔ نور خود کو سنبھالتی ہے زین جا کر شراب کی بوتل نکال کر پینا شروع کر دیتا ہے۔ نور خود کو ٹھیک کرتی ہے اور بستر پر لیٹ کر سو جاتی ہے۔ زین ایک بوتل ختم کر کے دوسری شروع کر دیتا ہے تیسری پینے ہی لگتا ہے تو گر جاتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔

☆......☆......☆

آدھی رات کو میاں جی خود سے جا کر دونوں کو دیکھتا ہوں کیا ہوا؟ میاں جی پہلے نور کے کمرے میں جاتے ہیں تو وہ سوئی ہوتی ہے پھر زین کے کمرے میں جاتے ہیں تو وہ زمین پر بے ہوش پڑا ہوتا ہے۔

میاں جی اکمل کو آواز دیتے ہیں اکمل...... تھوڑی دیر میں اکمل آتا ہے پھر دونوں مل کر زین کو بستر پر لٹاتے ہیں۔میاں جی ڈاکٹر کو فون کرتے ہیں۔

میاں جی نور کے کمرے میں جا کر نور...... نور اٹھتی ہے کیا بات ہے میاں جی آپ اتنے پریشان کیوں ہیں میاں جی زین بے ہوش ہو گیا ہے اس نے بہت زیادہ شراب پی لی تھی۔نور بھی پریشان ہو جاتی ہے اکمل آتا ہے میاں جی ڈاکٹر صاحب آگئے ہیں میاں جی چلو۔

میاں جی زین کے کمرے میں جاتے ہیں تو ڈاکٹر زین کو چیک کر رہا ہوتا ہے۔ڈاکٹر میاں جی انہوں نے بہت زیادہ پی ہے جوان کے لیے نقصان دہ ہے دوسرا بہت Stress میں ہیں۔اتنے میں نور آجاتی ہے۔میاں جی ڈاکٹر صاحب یہ زین کی بیوی ہے ڈاکٹر صاحب نور سے آپ ان کا خیال کیا کریں۔ان کے لیے اب اور شراب پینا اچھا نہیں۔میاں جی اکمل ڈاکٹر صاحب کو چھوڑ کر آؤ۔ڈاکٹر اچھا میاں جی اجازت۔میاں جی شکریہ بیٹا۔نور میاں جی آپ جا کر سو جائیں۔میں ان کے پاس ہوں میں ان کا خیال رکھوں گی۔میاں جی نور کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے ٹھیک ہے بیٹی۔

نور صوفے کو بیڈ کے قریب کر کے اس پر لیٹ جاتی ہے ساری رات تھوڑی دیر بعد دیکھتی ہے کہ زین کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔رات زین بولتا ہے پانی...... نور جلدی سے اٹھ کر گلاس میں پانی ڈال کر زین کو دیتی ہے بلکہ سہارے کے ساتھ اس کو اٹھاتی ہے۔پانی اس کے منہ کے ساتھ لگاتی ہے زین پانی پی کر پھر سو جاتا ہے۔ نور اس پر چادر دے کر خود صوفے پر سو جاتی ہے۔

صبح زین جلدی اٹھ جاتا ہے نور کو صوفے پر سوتا دیکھ کر حیرت سے اس کو دیکھتا ہے۔سوچتا ہے لگتا ہے محترمہ ساری رات یہاں پر ہی سوئی رہی ہے عجیب لڑکی ہے ایک طرف تو میری کوئی چیز استعمال کرنے پر تیار نہیں دوسری طرف جب مجھے اس کی ضرورت ہوتی ہے تو فوراً مدد کو تیار ہوتی ہے اگر کوئی تعلق نہیں تو یہاں کیوں سو رہی ہے وہ سوچ ہی رہا ہوتا ہے تو نور اٹھ جاتی ہے زین کو اٹھ کر جلدی سے دیکھنے لگتی ہے تو زین اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے

کیوں بچایا ہے مجھے۔ میں دوبارہ پی لوں گا۔نور جلدی سے اس کی طرف دیکھتی ہے آپ ایسا نہیں کریں گے آپ کے لیے نقصان دہ ہے۔ زین ایک شرط پہ نہیں پیئوں گا۔نور جلدی سے کیا میں آپ کی ہر شرط ماننے کو تیار ہوں۔ زین کیا ہوا ہے بغیر سنے ہی ماننے کو تیار ہو۔تمہاری Ego کہاں جائے گی۔نور یہاں کسی کی زندگی کا سوال ہے Ego کا کیا کام ہے۔زین تم کپڑے نہیں سیو گی۔نور منظور ہے۔زین گھر کی ہر چیز استعمال کرو گی۔نور منظور ہے پھر آپ شراب نہیں پیئیں گے۔ زین منظور ہے تم مجھے ہر روز لان میں نظر آؤ گی۔ جو تم پچھلے ایک ماہ سے نظر نہیں آرہی ہو۔یادرکھنا اگر نظر نہ آئی تو ڈبل پیوں گا پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔پھر ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔نور منظور ہے میں ایسا موقع ہی نہیں آنے دوں گی پودے مجھے پسند ہیں میں سارا دن بھی لان میں گزار سکتی ہوں اور کتابیں میری دوست ہیں ان کے ساتھ بھی مجھے وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔پھر چلی جاتی ہے۔

میاں جی آجاتے ہیں کیسے ہو زین بیٹا اٹھو نہالو۔میں تمہارے لیے ناشتہ لاتا ہوں۔زین میاں جی میں ٹھیک ہوں آپ جلدی سے ناشتہ لے کر آئیں بڑی بھوک لگی ہے۔میاں جی زین کو دیکھتے ہوئے بہت خوش ہو خدا کرے ایسے ہی ہمیشہ خوش رہو۔زین میاں جی جہاں آپ ہوں گے وہاں سب خوش ہی ہوں گے۔میاں جی جیتے رہو۔میں ناشتہ لاتا ہوں۔

رات کو زین کافی دیر سے گھر آتا ہے میاں جی بیٹا آج دیر سے۔زین میاں جی Client کے ساتھ میٹنگ تھی پھر عمران کے ساتھ کھانے پر چلا گیا۔اس لیے میاں جی اچھا بیٹا۔زین میاں جی آپ جا کر سوجائیں مجھے آج کھانا نہیں کھانا ہے نور بیٹی سٹڈی میں پڑھ رہی ہوتی ہے۔تھوڑی دیر رک کر دیکھتا ہے وہ لاپرواہی سے کتاب پڑھنے میں مصروف ہوتی ہے خود سے محترمہ نے پھر میری بات مان لی۔مسکرا کر کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔ کپڑے تبدیل کر کے سوجاتا ہے۔

نور پڑھتے پڑھتے رات کو دو بجا دیتی ہے اچانک گھڑی پر نظر پڑتی ہے تو آہ۔ہو وقت کا احساس ہی نہیں ہوا سارا گھر سو گیا ہو گا پھر خود سے ہی دراصل ایک ماہ بعد کتاب نصیب ہوئی۔احساس کہاں ہونا تھا چلو اب چل کر سوتی ہوں۔صبح اٹھنا بھی ہے۔

زین صبح اٹھتا ہے کھڑکی کا پردہ ہٹاتا ہے تو دیکھتا ہے نور لان میں پودوں کے پتوں کو آنکھوں پر لگاتی ہے اور

کبھی منہ سے۔ پھر اچانک اس کو تتلی نظر آتی ہے تو اس کے پیچھے دوڑنا شروع کر دیتی ہے۔

زین محترمہ بڑی ہو گئی ہیں لیکن عادتیں ابھی بچوں جیسی ہیں تتلیاں تو بچے پکڑتے ہیں اور یہ پاگل ہو رہی ہے پھر غسل خانے میں چلا جاتا ہے۔

نور میاں جی میں زین کی ساری چیزیں استعمال کرتی ہوں۔ مجھے بھی بدلے میں اس کے لیے کچھ کرنا چاہیے۔ میاں جی ضرور کرو۔ نور میاں جی سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں۔ میاں جی بہت آسان ہے اس کے لیے کھانا پکاؤ۔ اس کے کپڑے الماری میں سیٹ کر دو۔ اس کے کمرے کو سیٹ کر دو۔ نور میاں جی آپ نے بہت اچھا مشورہ دیا ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی۔ آج سے کھانا میں پکاؤں گی۔

پہلے جا کر باورچی خانے میں کھانا پکاتی ہے پھر کمرے میں جا کر ساری چیزوں کو سیٹ کرتی ہے اس کی ہر چیز کو ترتیب سے رکھتی ہے کپڑوں کی الماری کو سیٹ کرتی ہے وہ کپڑوں کی الماری کو سیٹ کر رہی ہوتی ہے تو میاں جی آ جاتے ہیں میاں جی کیا بات ہے نور بیٹی نے کمرے کو تو نیا کر دیا ہے۔ نور میاں جی زین ڈانٹیں گے تو نہیں میاں جی ایسا کچھ نہیں ہو گا فکر نہ کرو۔ نور میاں جی میں زین کے لیے کل آفس کے لیے کپڑے استری کر دوں۔

میاں جی ضرور۔ میاں جی چلے جاتے ہیں وہ کپڑے نکالتی ہے پھر استری کر کے الماری میں لٹکا دیتی ہے۔

رات کو جب زین کھانا کھاتا ہے میاں جی کھانا نور نے بنایا ہے میاں جی مسکرا کر جی بیٹا۔ وہ کہتی ہے وہ تمہارے کام خود کرے گی۔ زین میاں جی کمال ہو گیا ہے ہمدردی میں اتنا کچھ کر رہی ہے گی۔ میاں جی ہمدردی سے ہی محبت شروع ہوتی ہے زین میاں جی آپ بھی عجیب باتیں کرتے ہیں سمجھ نہیں آتی۔ میاں جی آ جائے گی وقت کے ساتھ۔ کھانا کھا کر کمرے میں جانے لگتا ہے تو دیکھتا ہے سٹڈی کی لائٹ جل رہی ہوتی ہے اور نور پڑھ رہی ہوتی ہے کمرے میں جاتا ہے تو حیرت سے کمرے کی ہر چیز بدلی ہوتی ہے۔ زین میاں جی...... میاں جی آتے ہیں۔ زین میاں جی یہ سب کیا ہے۔ میاں جی نور نے کیا ہے۔ زین مسکرا کر خود سے Very Good پھر دیکھتا ہے۔ میز پر ایک کاغذ پڑا ہوتا ہے زین پڑھتا ہے میں نے آپ کے کل آفس کے لیے کپڑے استری کر کے لٹکا دیئے ہیں ان کے ساتھ بلیک لائننگ والی ٹائی لگائی ہے۔ زین خود سے جی محترمہ۔ میاں جی کیا ہے۔ زین محترمہ نے لکھا ہے کپڑے کل کے لیے Select کر دیئے ہیں اور استری بھی۔ میاں جی بیٹا کیا تم لوگوں نے ساری

زندگی ایک دوسرے کے ساتھ سب کاغذ پر پیغام لکھ کر گزارنی ہے یا ایک دوسرے کو دور سے دیکھ کر۔ زین نہیں میاں جی تم پھر اس پر لکھوا گر تم چاہتی ہو کہ میں تمہاری پسند کے کپڑے پہنوں تو آ کر مجھے بتا کر جایا کرو۔ زین جی میاں جی۔ تو میاں جی کے کھڑے کھڑے وہ لکھ دیتا ہے۔ میاں جی میں چلتا ہوں بیٹا آپ بھی سو جاؤ۔ زین جی میاں جی۔

☆......☆......☆

صبح جب زین آفس جا رہا ہوتا ہے تو نور کھڑکی میں کھڑی ہو کر دیکھتی ہے کہ زین نے کپڑے نہیں پہنے تو مایوس ہو جاتی ہے۔ خود سے لگتا ہے اس کو میری پسند اچھی نہیں لگی۔ زین کے جاتے ہی کمرے میں بھاگ کر جاتی ہے کاغذ پڑھتی ہے جس پر لکھا ہوتا ہے اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہاری پسند سے ڈریسنگ کروں تو آ کر مجھے خود بتاؤ۔ خوش ہو جاتی ہے اچھا تو یہ بات ہے نواب صاحب کو میرا حکم ماننا اچھا نہیں لگا۔ کوئی بات نہیں میں آ کر بتا دوں گی اور دے بھی دوں گی۔ رات کو سٹڈی میں پڑھتے ہوئے بار بار دیکھتی ہے کب زین آئے گا۔ جب زین آتا ہے تو دیکھتی ہے چوکیدار نے گیٹ کھولا اور زین گاڑی سے اتر کر اندر آتا ہے پھر کمرے میں جاتا ہے تھوڑی دیر بعد کھانا کھانے آتا ہے کھانا کھانے کے بعد کمرے میں جاتا ہے جیسے ہی کمرے میں جاتا ہے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

زین جی محترمہ آپ تشریف لائی ہیں نور ظاہر ہے آپ نے شرط ہی یہ رکھی ہے۔ میری بات تب مانیں گے جب میں خود آؤں گی تو پھر آنا پڑا۔ بات جو منوانی ہے۔ میں نے آپ کے کل کے لیے ڈریس Select کر دیا ہے پھر الماری کے قریب جا کر اس کو دکھاتی بھی ہے یہ ہے زین ٹھیک ہے محترمہ پہن لوں گا۔ نور اب میں جا سکتی ہوں۔ زین جی۔ پھر نور چلی جاتی ہے۔

صبح نور کھڑکی میں کھڑی ہو کر دیکھتی ہے زین اس کا منتخب کیا ہوا سوٹ پہن کر جا رہا ہوتا ہے تو نور خوش ہو جاتی ہے خود سے کمال ہو گیا صرف اتنی سی بات تھی یہ تو میں آسانی سے کر دیا کروں گی۔ اس میں کون سے پہاڑ توڑنے ہیں۔

☆......☆......☆

سہ پہر کو نور میاں جی آم اتار دیں۔ میاں جی نور بیٹی اگر تمہارا دل کر رہا ہے تو ضرور اتار لو۔ نور میاں جی میں

درخت پر چڑھتی ہوں توڑ کر نیچے پھینکو آپ پکڑ لیجئے گا۔میاں جی ٹھیک ہے میاں جی اور نور لان میں جاتے ہیں نور درخت پر چڑھتی ہے میاں جی نیچے کھڑے ہوتے ہیں۔نور خوشی سے میاں جی اتنے بڑے بڑے آم ہیں آپ کی سوچ ہے۔میاں جی تو پھر توڑ لو۔نور جی میاں جی توڑنے لگی ہوں۔نور آم توڑ کر نیچے پھینکتی ہے پھر خود سے ہی میاں جی میں ڈوپٹے میں آم بندھ کر نیچے کو لٹکاتی ہوں آم ڈوپٹے سے کھولیں۔میاں جی ٹھیک ہے نور بیٹی۔اسی دوران چوکیدار دروازہ کھولتا ہے تو زین کی گاڑی آتی ہے زین نکلتا ہے۔میاں جی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں میاں جی نور اوپر درخت پر چڑھ کر آم توڑ رہی ہے اور میں اس کے آم اکٹھے کر رہا ہوں۔زین میاں جی اس کو یہ کام بھی آتا ہے چلیں آپ میرا بیگ لے کر۔میں اس کو دیکھتا ہوں۔اسی دوران نور کی آواز آتی ہے۔میاں جی کس سے باتیں کر رہے ہیں میں دوپٹہ لٹکا رہی ہوں آم کھول کر ٹوکری میں ڈال لیں۔نور دوپٹہ لٹکاتی ہے تو دوپٹہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے نور میاں جی میرا دوپٹہ چھوٹ گیا ہے بس آپ آم کھول کر دوپٹہ یہاں درمیان سے اوپر پھینک دیں۔میاں جی آپ جواب کیوں نہیں دے رہے کیا ہوا ہے؟ کوئی جواب نہیں آتا۔زین نیچے کھڑا نور کی آوازیں سنتا رہتا ہے۔نور لگتا ہے میاں جی چلے گئے ہیں۔میں خود ہی نیچے چلی جاتی ہوں۔نور درخت سے نیچے اترتی ہے تو زین کو نیچے دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے تھوڑی دیر حیرت سے زین کو دیکھتی ہے زین اس کو کھلے بالوں میں دیکھتا ہے بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے ہوا سے بال اس کے چہرے پر جھوم رہے ہوتے ہیں۔جب تھوڑی حیرت کم ہوتی ہے تو وہ وہاں سے بھاگ جاتی ہے سیدھا کمرے میں جا کر دم لیتی ہے۔

زین اس کے جانے کے بعد میاں جی اکمل کو بھیجئے۔اکمل آتا ہے جی صاحب زین آم ٹوکری میں ڈال کر لاؤ۔زین خود نور کا دوپٹہ پکڑ کر اندر آ جاتا ہے۔نور کمرے میں تم بھی کوئی عقل سے کام کر لیا کرو۔اگر جواب نہیں آ رہا تھا تو سمجھ لیتی اور دوپٹہ نیچے نہ لٹکاتی۔اگر لٹکایا تھا تو مضبوطی سے پکڑتی وہ نیچے تو نہ گرتا۔

پھر خود سے ہی اب جلدی سے کوئی اور دوپٹہ لے لو کیا یوں ہی بت بنی کھڑی رہو گی۔اسی دوران زین دروازہ کھول کر اندر آ جاتا ہے۔زین محترمہ آپ کا دوپٹہ نور جلدی سے دوپٹہ پکڑ کر سر پر لے لیتی ہے۔

زین ویسے تم بہت اچھی لگ رہی تھی۔نور جلدی سے وہ روشنی پڑ رہی تھی اس لیے زین ہنسنا شروع کر دیتا ہے

اور چلا جاتا ہے۔

نور باورچی خانے میں جا کر اکمل آم دھو دیں اکمل جی باجی دھو دیے ہیں۔ زین لاؤنج میں بیٹھ کر فائل دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ نور اکمل زین کو آم دے دو۔ میاں جی جو پاس ہی ہوتے ہیں تم نے توڑے ہیں خود دو۔ پھر نور پلیٹ میں آم ڈال کر لے جاتی ہے۔

نور یہ آم کھائیں آپ کو بہت مزے کے لگے گے ان کا ذائقہ خریدے ہوئے آموں سے زیادہ اچھا ہوتا ہے زین پلیٹ پکڑتے ہوئے۔ محترمہ کیونکہ توڑے ہوئے آم خریدے ہوئے آموں سے اس لیے زیادہ مزے دار ہوتے ہیں کیونکہ توڑنے میں ہماری Effort شامل ہوتی ہے جو چیز Effort سے لی جاتی ہے وہ زیادہ اچھی لگتی ہے اور آپ تو بڑے فلاسفر ہیں زین تم نے بنا دیا ہے نور میں نے کیا کیا ہے۔ زین پھر کبھی تفصیل سے بتاؤں گا۔

☆......☆......☆

زین آفس سے گھر آتا ہے میاں جی کو بیگ پکڑاتے ہوئے آج کچھ دوستوں نے پارٹی پر Invite کیا ہے۔ میاں جی تم اکیلے جاؤ گے زین میاں جی ہمیشہ ہی اکیلا ہی جاتا ہوں۔ میاں جی اب تمہاری بیوی بھی ہے زین میاں جی کیا وہ میرے ساتھ جائے گی۔ میاں جی اگر تم لے کر جاؤ گے تو کیوں نہیں جائے گی۔ زین ٹھیک ہے میں لے جاؤں گا۔ میاں جی بیٹا اس کے پاس تو پارٹی کے لیے کپڑے نہیں ہوں گے۔ اس کی شادی کو سال ہو گیا ہے۔ زین سر پر ہاتھ مارتے ہوئے اوہو! میں نے تو کبھی اس کے لیے کچھ لیا ہی نہیں۔ نہ اس نے کبھی احساس دلایا ہے کہ اس کو کسی چیز کی ضرورت ہے سوائے اس کے کہ اس کو پودے اور کتابوں کی ضرورت ہے کتنی اچھی لڑکی ہے۔ میاں جی اگر وہ اچھی ہے تو بیٹا تم کو خود احساس کرنا چاہیے۔ زین اس کو بلائیں ہم ابھی کپڑے لے کر آتے ہیں۔ میاں جی نور بیٹی...... نور باورچی خانے میں کھانا پکا رہی ہوتی ہے فوراً آتی ہے جی میاں جی۔ میاں جی بیٹی تم کو رات کو زین کے ساتھ پارٹی میں جانا ہے جاؤ اس کے ساتھ کپڑے لے آؤ۔ نور میاں جی اس کی ضرورت نہیں میرے پاس کپڑے ہیں زین نور چلو ہم شاپنگ کر کے آتے ہیں دراصل میں تمہارے لیے ڈریس لینا چاہتا ہوں۔ نور زین کے منہ سے اپنا نام سن کر سکتے میں چلی جاتی ہے میاں جی نور بیٹی کیا ہوا جاؤ زین کے ساتھ۔ نور جی میاں جی۔ دونوں شاپنگ کے لیے چلے جاتے ہیں۔

زین لاؤنج میں تیار ہو کر کھڑا ہوتا ہے زین میاں جی نور کو بلائیں۔میاں جی جی اچھا بیٹا۔میاں جی نور بیٹی آجاؤ۔نور جی میاں جی آئیں۔نور کمرے سے نکلتی ہے سر پر سکاف لیا ہوتا ہے دوپٹہ ایک کندھے پر ہوتا ہے۔ گلابی سوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔زین خود سے اس نے سکاف بھی کتنے اچھے طریقے سے پہنا ہے۔نور زین کے قریب آ کر چلیں۔زین ہوش میں آتے ہوئے جی۔دونوں گاڑی بیٹھ کر روانہ ہو جاتے ہیں۔

نور اور زین پارٹی میں داخل ہوتے ہیں تو ہر کوئی ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے ہر کوئی نور کے مہذب نفیس اور منفرد سٹائل سے متاثر ہوتا ہے۔عمران اور صائقہ بھی وہاں ہوتے ہیں نور اور زین ان دونوں سے جا کر ملتے ہیں صائقہ نور سے بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔نور شکریہ! آپ خود تو مجھ سے بھی زیادہ اچھی لگ رہی ہیں۔عمران بھابی آپ بہت اچھی لگ رہی ہیں نور شکریہ بھائی۔چاروں کھڑے باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک آدمی دوسرے سے

See Zain's Wife Looks Gorgeous And Stylish Althogh She Has Worn Scaf.

(زین کی بیوی کو دیکھو خوبصورت اور اسٹائلش لگ رہی ہے اگر اس نے سکاف لیا ہوا ہے)

دوسرا آدمی

Poor Middle Class Lady, Zain Must Have Groomed Her

(غریب مڈل کلاس لیڈی زین نے اس کو ضرور تیار کیا ہوگا) پہلا آدمی

Middle Class Ladeis Can Do Every Thing For Their Survival, They Do Not Have Their Own W

(مڈل کلاس عورتیں اپنی بقاء سب کچھ کر سکتی ہیں ان کی اپنی مرضی نہیں ہوتی)

دوسرا آدمی

Zain Doesnot Like Scaf, She Owns Old Ideas.

(زین کو سکاف پسند نہیں وہ ضرور پرانے خیالات کی مالک ہے)

نور سب سن لیتی ہے زین ان کے پاس جاتا ہے اور نور کو ملواتا ہے زین She Is My Wife دونوں السلام علیکم ۔نور وعلیکم السلام۔

وہ دونوں زین سے بزنس کے بارے میں گفتگو شروع کر دیتے ہیں ان میں سے ایک آدمی

Now A Days Survival Has Become A Question In Market

(آج کل بقاء مارکیٹ میں ایک سوال بن گئی ہے)

Noor, People Have To Follow Survival Of The Fittest In Every Era Althogh It's Psycholygical Term, Charls Darw Said"No One Can exist Whithout Survival Of The Sittes You Can Use It In Business

(لوگوں کو ہر دور میں بقاء کی پسندیدگی کی پیروی کرنی پڑتی ہے اگرچہ یہ نفسیاتی اصطلاح ہے چارس ڈارون نے کہا کہ کوئی بھی اس کے بغیر وجود قائم نہیں رکھ سکتا آپ اس کو بزنس میں استعمال کر سکتے ہیں)

آدمی متاثر ہو کر (کیسے)

How Can

Throgh Human Resource Management

نور (انسانی وسائل کے انتظام کے ذریعے)

دوسرا آدمی

(How, It's New Term For Us.

کیسے (یہ ہمارے لیے نئی اصطلاح ہے)

Hire Psychologist Who Works On Human Resource Managment, Means you Can Get More Production Throug

Less Workers With Best Management,

نور (نفسیات دان رکھیں جو انسانی وسائل کے انتظام پر کام کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کو بہتر انتظام کے ساتھ کارکنوں کے ذریعہ زیادہ پیداوار حاصل ہو سکتی ہے)

دونوں آدمی

You Are Very Intelligent

(آپ بہت ذہین ہیں)

زین

Actully, She Is Master In Psychology.

(دراصل اس نے سائیکالوجی میں ایم۔اے کیا ہوا ہے)

زین خود بھی بہت متاثر ہوتا ہے وہ دونوں چلے جاتے ہیں۔زین تم تو بڑی باکمال ہو میں نے تو سمجھا تھا صرف Ego ہی ہے۔تم میں تو اور بھی بڑے ہیں۔نور شکریہ۔صائمہ اور عمران جو پاس کھڑے ہوتے ہیں۔صائمہ مڈل کلاس لڑکیاں ہمیشہ ہی باکمال رہی ہیں۔بس تم کو نظر نہیں آئیں۔زین صائمہ کی بات سنی ان سنی کر کے عمران سے اچھا تو اب ہم چلتے ہیں۔صائمہ اور نور بھی آپس میں ملتی ہیں سب روانہ ہو جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

عمران اور صائمہ گھر میں داخل ہوتے ہیں عمران آج مجھے لگا ہے کہ زین کی زندگی آگے بڑھے گی صائمہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔نور اچھی لڑکی ہے۔عمران صائمہ آج تم بھی خود پر کنٹرول کرنا یہ سوچ کر کسی لڑکی کے ساتھ اچھا ہونے لگا ہے وہ بھی ایسے حالات سے گزر کر آئی ہے جیسے میں مقدس تھی بلکہ اس سے بھی بدتر کیونکہ اس کا کوئی بھی نہیں ہے۔صائمہ تم ٹھیک کہتے ہو۔عمران یہ سوچو زین مقدس کے نصیبوں میں ہی نہیں تھا۔نور کے نصیبوں میں تھا۔

زین اور نور گاڑی سے اتر کر گھر میں داخل ہوتے ہیں زین میرے ساتھ کمرے میں آؤ تم سے کام ہے۔نور ٹھیک ہے۔میاں جی آجاتے ہیں میاں جی کیسی رہی پارٹی۔زین بہت اچھی نور نے تو محفل ہی لوٹ لی۔سب کو

اپنی قابلیت سے حیران کر دیا۔ سب اس سے بہت Empress ہوئے۔ میاں جی سب کو چھوڑو تمہیں کیسا لگا۔ زین بہت اچھا۔ میاں جی مطلب تم بھی متاثر ہوئے ہو۔ چلو جاؤ آرام کرو۔ نور اور زین زین کے کمرے میں جاتے ہیں زین کل کے لیے Dress Select کر دو۔ نور الماری کے پاس جا کر کپڑے نکالنے لگتی ہے۔ تو زین نور کو بڑی پیار بھری نظروں سے دیکھتا ہے اس کو اتنی اچھی لگتی ہے کہ وہ اس کے قریب چلا جاتا ہے نور جو کپڑے منتخب کرنے میں مصروف ہوتی ہے زین کو اپنے قریب دیکھ کر وہاں سے جلدی سے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے سیدھا کمرے میں جا کر سانس لیتی ہے۔

زین خود سے تو یہ بات ہے یہاں سے گئی ہے تو خود ہی لوٹ کر ابھی آئے گی۔ زین میاں جی...... میاں جی بیٹا۔ زین نور کو بلائیں میاں جی بلاتا ہوں۔ زین اس کو ابھی لے کر آئیں میاں جی جی۔

نور کمرے میں جا کر ابھی سکاف اتارتی ہے تو میاں جی دروازے پر دستک دیتے ہیں نور سر پر دوپٹہ لیتے ہوئے آ جائیں۔ میاں جی بیٹی تم کو زین نے بلایا ہے۔ نور خود کو سنبھالتی ہوئی جی میاں جی میں کپڑے بدل کر آ رہی ہوں۔

میاں جی نہیں ابھی چلو۔ پھر آ کر بدل لینا۔ نور میاں جی کے ساتھ باتیں کرتی زین کے کمرے میں آتی ہے۔ نور میاں جی پارٹی میں عمران بھائی اور صائمہ بھی آئے تھے۔ زین میرے کپڑے نکال دو۔ نور کی طرف دیکھتے ہوئے۔ نور زین کی طرف دیکھے بغیر جی۔ نور الماری کی طرف جاتے ہوئے میاں جی سے بھی باتیں کرتی ہے میاں جی پارٹی بہت اچھی تھی صائمہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

زین میاں جی اکمل کے ہاتھ چائے تو بھیج دیں میاں جی ٹھیک ہے بیٹا۔ نور بیٹی کل پارٹی پر بات کریں گے۔ نور زین کا منہ دیکھتی رہ جاتی ہے میاں جی کے جاتے ہی زین تم کیا سمجھتی تھی۔ میاں جی کو لے کر آؤ گی تو کیا ہو گا۔ دیکھو وہ خود تم کو میرے پاس چھوڑ گئے ہیں۔ اب محترمہ نے کس کو بلانا ہے۔ نور منہ بناتے ہوئے کسی کو بھی نہیں۔ زین نور کے قریب جا کر آؤ بیٹھو۔ مجھے تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔ نور صوفے پر بیٹھ جاتی ہے زین اس کے سامنے بیڈ پر۔ زین آج میں تم سے بہت Empress ہوا ہوں تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو نور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے۔ نور دراصل روشنی مجھ پر پڑ رہی ہے اس لیے آپ کو خوبصورت لگ رہی ہوں۔

زین ہنستے ہوئے Stupid شوہر تعریف کرے تو یوں نہیں کہتے۔نور حیرت سے شوہر۔زین جی شوہر۔نور چلو جو کہتے ہیں آپ خود کہہ دیں۔زین ایک بات تو بتاؤ۔تم جتنی Egoist ہو کیا تمہاری کلاس کی ساری لڑکیاں اتنی Egoist ہوتی ہیں۔نور ساری کا تو پتہ نہیں لیکن جنہوں نے زندگی میں کتابوں کے علاوہ کسی چیز کا لالچ نہ ہو وہ ضرور ہوتی ہیں۔زین میرا تو دو ہی سے واسطہ پڑا ہے۔ایک تم دوسری مقدس دونوں ہی Egoist ہیں۔تمہیں شاید مقدس کا پتہ نہیں۔نور سب پتہ ہے ہم دونوں جیسی لڑکیاں دماغ کی بجائے دل سے فیصلہ کرتی ہیں۔دل سے فیصلہ کرنے والے لوگ ہی Egoist ہوتے ہیں۔زین دل سے فیصلہ کرنے والے لوگ Empress کیے بغیر نہیں جاتے یہ میرا تجربہ ہے نور میری امی بہت بہادر تھی پھر ماں کی ساری کہانی سناتی ہے۔زین کہانی سننے کے بعد اتنی بہادر ماں کی بیٹی اتنی ہی بہادر ہوتی ہے زین محبت کب ہوگی یا پھر یوں ہی ہمدردی میں زندگی گزار دوگی۔نور آپ کو ہمدردی کی کیا ضرورت ہے آپ میری جیسی دس خرید سکتے ہیں۔زین ایک تو خرید نہیں سکا دس کہاں سے خریدوں گا۔نور یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ۔مجھے تو پتہ ہی آج چلا ہے کہ آپ میرے شوہر ہیں۔زین چلو پھر سوچنا۔دونو باتیں کرتے کرتے وہاں پر ہی سو جاتے ہیں۔

صبح زین کی آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتا ہے نور اس کے سامنے صوفے پر سوئی ہوتی ہے وہ خود بھی بستر پر بیٹھا بیٹھا سویا ہوا ہے۔نور کے بال اس کے چہرے پر جھوم رہے ہوتے ہیں۔زین نور کو دیکھتا رہتا ہے۔تھوڑی دیر بعد نور بھی اٹھ جاتی ہے خود کو صوفے پر پا کر بولتی ہے میں تو یہاں پر ہی سو گئی۔اب میں چلتی ہوں۔زین جیسے تمہاری مرضی اگر یہاں پر رہو تو کیا ہوگا لیکن تم سے رات کو باتیں کر کے اچھا لگا۔نور شکریہ اور چلی جاتی ہے۔

زین کھانے کی میز پر آ کر بیٹھتا ہے تو نور بھی آجاتی ہے۔زین حیرت سے تم یہاں اس وقت۔نور کیوں نہیں آسکتی۔زین آ تو سکتی ہو لیکن آتی نہیں ہو۔اس لیے پوچھ رہا ہوں۔نور سوچا میاں جی کی بجائے آج کھانے پر میں آپ کو Company دوں۔میاں جی یہ تو بہت اچھی بات ہے چلو! بیٹا تم دونوں کھانا کھاؤ۔میں آرام کرتا ہوں۔زین ٹھیک ہے میاں جی۔

میاں جی چلے جاتے ہیں۔نور اور زین کھانا کھانا شروع کر دیتے ہیں۔زین کریلے قیمہ تو بہت مزے کے ہیں ان کو کھا کر امی یاد آگئی جب وہ ہوتی تھیں تو ایسے قیمہ کریلے بناتی تھیں۔زین تم کھانا بہت اچھا بناتی ہو۔نور

شکریہ آپ کو پسند آتا ہے۔زین شکریہ تمہارا ابھی نور کس بات کے لیے۔زین کھانا بنانے اور میرے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے لیے۔نور زین کی طرف دیکھنا شروع کر دیتی ہے۔زین نور کی طرف۔

زین صبح اٹھ کر کھڑکی کا پردہ ہٹاتا ہے لیکن لان میں اسے نور نظر نہیں آتی۔تھوڑی دیر کھڑکی میں کھڑا ادھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے کہ شاید اس کو کہیں نظر آجائے لیکن نظر نہیں آتی تو مایوس ہو کر غسل خانے میں چلا جاتا ہے ناشتے کی میز پر بھی اکمل اس کو ناشتہ دیتا ہے چپ کر کے ناشتہ کرتا ہے ناشتے سے فارغ ہو کر۔میاں جی سے پوچھنے کے لیے بولتا ہے میاں جی......میاں جی جی۔زین بولتے بولتے رک جاتا ہے کچھ نہیں اور پھر آفس چلا جاتا ہے۔

نور سارا دن بخار میں بھنتی رہتی ہے۔میاں جی تھوڑی دیر بعد آتے ہیں نور بیٹی ڈاکٹر کو بلاؤ۔نور نہیں میاں جی میں خود ہی ٹھیک ہو جاؤں گی۔

رات کو کھانے کی میز پر اکمل کھانا دیتا ہے میاں جی بھی وہاں نہیں ہوتے۔زین چپ چاپ کھانا کھاتا ہے ادھر اُدھر دیکھتا ہے کوئی نظر نہیں آتا۔

رات کو نور میاں جی زین آ گئے ہیں میاں جی جی کھانا کھا رہا ہے۔اس کے بعد کمرے میں چلا جائے گا۔

نور خود سے اس نے مجھے صبح لان میں بھی نہیں دیکھا اب نہ سٹڈی اور کھانے کی میز پر دیکھے گا۔اس نے کہا تھا۔اگر تم سارا دن نظر نہ آئی تو شراب پیوں گا۔اگر تم نے بہت زیادہ پی تو تمہارے لیے اچھی نہیں خود سے اٹھو۔اس کے پاس جاؤ۔نور ایک دم اٹھ کر چلتی ہے زین ابھی کمرے میں پہنچتا ہے نور اس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوتی ہے۔زین اس کی طرف دیکھتا ہے نور سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا ہوتا مشکل سے کھڑی ہوتی ہے اور مشکل سے جلدی جلدی بولتی ہے کل رات سے مجھے بخار تھا اس لیے باہر نہیں نکلی اور کھانے پر بھی نہیں آئی ساتھ ہی بے ہوش ہو کر گر جاتی ہے۔

زین اس کو اٹھا کر بستر پر لٹاتا ہے۔میاں جی ڈاکٹر کو فون کرتے ہیں۔میاں جی زین سے بیٹا تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آجائے گا۔زین میاں جی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔میاں جی نور ڈاکٹر کے لیے مان ہی نہیں رہی تھی۔

تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آجاتا ہے۔ڈاکٹر نور کو چیک کرتا ہے۔ڈاکٹر زین صاحب گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

یہ میڈیسن لکھ دی ہیں ان کو دیتے رہیے ٹھیک ہو جائیں گی۔ زین شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ زین میاں جی ڈاکٹر صاحب کو چھوڑ دیں۔ میاں جی جی بیٹا۔ میاں جی اور ڈاکٹر چلے جاتے ہیں۔

زین ساری رات نور کے پاس صوفے پر لیٹا رہتا تھوڑی دیر بعد نور کو دیکھتا رہتا ہے اس کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔

صبح نور کی آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتی ہے۔ زین صوفے پر سویا ہوا ہے۔ سوچتی ہے اے میرے رب میرے دوست تیرا شکر کس کس طرح ادا کروں۔ تو نے تو مجھے بے حد نواز دیا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اتنا اچھا انسان مجھ جیسی ناچیز کو ملے گا۔ دوست تو بڑا کارساز اور رحمان و رحیم ہے۔ زین اٹھ جاتا ہے۔ زین اب تمہارا بخار کیسا ہے۔ نور ٹھیک ہوں نور میں یہاں کیسے آئی زین تم بے ہوش ہو گئی تھی میں نے اٹھا کر تم کو بستر پر لٹایا تھا۔ نور بے حس و حرکت زین کو دیکھتی ہے۔ زین نور کو محبت بھری نظروں سے۔ نور شرما کر آنکھیں جھکا لیتی ہے۔

میاں جی دروازے پر دستک دیتے ہیں زین آ جائیں۔ میاں جی نور کے سر پر پیار دیتے ہوئے کیسی ہو بیٹی۔ نور ٹھیک ہوں۔ میاں جی زین نے رات بھر تمہاری بہت خدمت کی ہے۔ زین بولتا ہے میاں جی میرا فرض تھا آخر کو میری بیوی ہے۔ نور زین کو دیکھتی جاتی ہے۔ میاں جی تم دونوں Fresh ہو جاؤ میں ناشتہ لاتا ہوں۔

زین میاں جی میں نور کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں میاں جی تو رہو بیٹا وہ تمہاری بیوی ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر لے آؤ۔ زین نہیں میاں جی اس طرح نہیں بلکہ دلہن بنا کر اس کو اپنے کمرے میں لانا چاہتا ہوں۔ میاں جی ٹھیک ہے تم ولیمہ کر لو۔ سارے لوگوں کو بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔ زین ٹھیک ہے میاں جی پھر آپ اس سنڈے کو ولیمہ رکھ دیں۔ میاں جی ٹھیک ہے۔

☆......☆......☆

خالہ زبیدہ پھر تم نے بھائی دونوں کو آخر کار ایک کر ہی دیا اور کچھ ٹوٹا بھی نہیں۔ میاں جی زبیدہ اگر بڑے سمجھداری سے کام لیں تو بچے خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ زبیدہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ میاں جی کسی کی بھی انا کو چوٹ لگے اس سے برداشت نہیں ہوتا لیکن کوئی یہ بات سمجھتا ہی نہیں۔ ہر کوئی سمجھتا ہے انا صرف اسی کی ہے دوسرے کی نہیں۔ زبیدہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ نور بیٹی کو خوشی ملی اس کی ماں کی روح بھی

خوش ہو رہی ہو گی۔اس عورت نے بھی زندگی میں بڑی محنت کی تھی۔بڑی با کردار اور با کمال عورت تھی۔

میاں جی تم نے ٹھیک کہا با کمال ماؤں کی اولاد با کمال ہوتی ہے۔

نور میاں جی آپ نے ٹھیک کہا تھا حالات بدلنے کے لیے اوزون کی سطح کو پھاڑنا پڑتا ہے خوشی سے بولتی ہے۔میاں جی آپ کی بیٹی نے اوزون کی سطح کو پھاڑ لیا ہے۔

میاں جی سچ میں تم نے اس کو پار کر لیا ہے نور میاں جی اگر آپ نہ ہوتے تو میں بھی مقدس کی طرح اس کو پار نہ کر پاتی۔میاں جی نہیں بیٹی تم بہادر ہو میں نے تو صرف تم کو اشارہ دیا تھا باقی تم نے خود کیا ہے۔نور شکریہ میاں جی۔میاں جی سدا خوش رہو۔

اتوار کو ولیمہ پر سب عزیز و اقارب آتے ہیں عمران اور صائمہ بھی آتے ہیں۔زین عمران کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا ہوتا ہے۔صائمہ نور کو اسٹیج پر لے کر آتی ہے۔زین اس کو دیکھتا ہی رہتا ہے بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔صائمہ نور کو زین کے ساتھ بیٹھاتی ہے۔زین نور کے قریب ہو کر تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔نور زین کی طرف دیکھ کر آنکھیں نیچے کر لیتی ہے۔

عمران زین سے شکریہ یار تم نے بھی زندگی کو آگے بڑھایا۔آج میں بہت خوش ہوں تمہیں دیکھ کر۔زین تھینکس۔پھر دونوں باتوں میں لگ جاتے ہیں۔صائمہ نور سے باتوں میں۔ولیمہ کے بعد سب مہمان چلے جاتے ہیں۔

صائمہ نور کو زین کے کمرے میں لا کر بیڈ پر بٹھاتی ہے کمرہ بہت خوبصورت سرخ گلاب کے پھولوں سے سجایا ہوتا ہے۔

صائمہ نور نئی زندگی مبارک ہو۔نور شکریہ لیکن ہمیں معاف بھی کر دینا۔صائمہ تمہارا تو قصور بھی نہیں لیکن پھر معافی کیوں۔نور زین کے ساتھ واسطہ تو ہے صائمہ آنکھوں کے اشارے سے اچھا۔نور ایک بار پھر شکریہ۔پھر صائمہ کمرے سے باہر چلی جاتی ہے۔

صائمہ اور عمران جانے لگتے ہیں تو زین عمران مجھے صائمہ سے بات کرنی ہے عمران ضرور تم دونوں بات کرو میں میاں جی سے مل کر آتا ہوں۔زین شکریہ۔

زین صائلہ مجھے معاف کر دو اور خود کو بھی مانا کہ ہم دونوں کی وجہ سے مقدس کی Ego Hurt ہوئی تھی۔ اس میں میرا قصور زیادہ ہے۔ تم نے تو اس کی مدد کرنی چاہی تھی۔ صائلہ میں نے تم کو معاف کیا لیکن اس معافی مانگنے میں بہت دیر ہو گئی ہے۔ زین تم ٹھیک کہتے ہو۔ زین نور نے مجھے احساس دلایا ہے کہ سب لڑکیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں کچھ دل کی مانتی ہیں اور کچھ دماغ کی۔ دل سے فیصلہ کرنے والی Egoist ہوتی ہیں اور جب ان کی Ego Hurt ہوتی ہے تو وہ کچھ بھی کر لیتی ہیں اور دماغ سے ماننے والی فائدہ نقصان دیکھ کر چلتی ہیں۔ سچ مانو تو دل کی ماننے والی باکمال ہوتی ہیں جہاں سے گزرتی ہیں اپنا اثر چھوڑ جاتی ہیں صائلہ اور اس اثر کا سحر۔ سحر سالوں تک رہتا ہے۔ زین مقدس کی موت کا اثر بھی سالوں تک رہا ہے اور اس کے سحر کو بھی اس جیسی لڑکی نے آ کر توڑا ہے۔ مقدس دیکھنا نور کی Ego Hurt نہ ہو۔ زین تم فکر ہی نہ کرو۔ میں اس کی انا کو مجروح نہیں ہونے دوں گا۔

صائلہ چلو چلتی ہوں خوش رہو۔ زین تم بھی خوش رہنا۔ صائلہ ضرور پھر چلی جاتی ہے۔

زین کمرے میں جاتا ہے نور کے سامنے بیڈ پر لیٹ جاتا ہے۔ نور کو پیار بھری نظروں سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے، نور شرماتی ہے۔ زین نور کا ہاتھ پکڑ کر اب بھی محبت ہوئی یا نہیں۔ نور آپ کو کیا لگتا ہے۔ زین مجھے چھوڑو میں نے تمہارے منہ سے سننا ہے۔ نور محبت نہ ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھی ہوتی۔ زین خوشی سے مسکراتے ہوئے شکر ہے خدا کا محبت تو ہوئی ورنہ میں تو سمجھا تھا شاید ایسے ہی زندگی گزارنی لکھی ہے۔ پھر نور کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے ہیں۔

۞ ...... ختم شد ...... ۞

زین صائلہ مجھے معاف کردو اور خود کو بھی مانا کہ ہم دونوں کی وجہ سے مقدس کی Ego Hurt ہوئی تھی۔ اس میں میرا قصور زیادہ ہے۔ تم نے تو اس کی مدد کرنی چاہی تھی۔ صائلہ میں نے تم کو معاف کیا لیکن اس معافی مانگنے میں بہت دیر ہو گئی ہے۔ زین تم ٹھیک کہتے ہو۔ زین نور نے مجھے احساس دلایا ہے کہ سب لڑکیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں کچھ دل کی مانتی ہیں اور کچھ دماغ کی۔ دل سے فیصلہ کرنے والی Egoist ہوتی ہیں اور جب ان کی Ego Hurt ہوتی ہے تو وہ کچھ بھی کر لیتی ہیں اور دماغ سے ماننے والی فائدہ نقصان دیکھ کر چلتی ہیں۔ سچ مانو تو دل کی ماننے والی باکمال ہوتی ہیں جہاں سے گزرتی ہیں اپنا اثر چھوڑ جاتی ہیں صائلہ اور اس اثر کا سحر۔ سحر سالوں تک رہتا ہے۔ زین مقدس کی موت کا اثر بھی سالوں تک رہا ہے اور اس کے سحر کو بھی اس جیسی لڑکی نے آ کر توڑا ہے۔ مقدس دیکھنا نور کی Ego Hurt نہ ہو۔ زین تم فکر ہی نہ کرو۔ میں اس کی انا کو مجروح نہیں ہونے دوں گا۔

صائلہ چلو چلتی ہوں خوش رہو۔ زین تم بھی خوش رہنا۔ صائلہ ضرور پھر چلی جاتی ہے۔

زین کمرے میں جاتا ہے نور کے سامنے بیڈ پر لیٹ جاتا ہے۔ نور کو پیار بھری نظروں سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے، نور شرماتی ہے۔ زین نور کا ہاتھ پکڑ کر اب بھی محبت ہوئی یا نہیں۔ نور آپ کو کیا لگتا ہے۔ زین مجھے چھوڑو میں نے تمہارے منہ سے سننا ہے۔ نور محبت نہ ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھی ہوتی۔ زین خوشی سے مسکراتے ہوئے شکر ہے خدا کا محبت تو ہوئی ورنہ میں تو سمجھا تھا شاید ایسے ہی زندگی گزارنی لکھی ہے۔ پھر نور کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے ہیں۔

۞ ...... ختم شد ...... ۞